سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

منگل27،بدھ28،جمعرات29،جمعتہ المبارک30۔اگست2013،سوموار2۔ستمبر2013)
(یوم الثلاثہ19،یوم الاربعاء20،یوم الخمیس21،یوم الجمع22،یوم الاثنین25۔شوال المکرم1434ھ)

سولہویں اسمبلی:چوتھا اجلاس

جلد4(حصہ سوم):شمارہ جات : 11تا15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چوتھا اجلاس

منگل،27۔اگست2013

جلد 4: شمارہ 11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	719
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	721
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	722
	سوالات (محکمہ سپیشل ایجوکیشن)		
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	723
5۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	------------	755

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
6۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	------------	756
	قرار دادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
7۔	ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک کچہری روڈ کا نام تبدیل کر کے Leitner Road رکھا جائے	------------	773
8۔	ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے پانچ سال تک کے بچوں کے لئے ویکسین لازمی قرار دینا	------------	780
9۔	وفاقی حکومت سے ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی بلدیاتی انتخابات کروانے کا مطالبہ	------------	780
10۔	صوبہ کے تمام گداگروں کو Beggars Home میں رکھنے کا مطالبہ	------------	781
	بدھ،28۔اگست2013		
	جلد 4:شمارہ 12		
11۔	ایجنڈا	------------	785
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	787
13۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	788
	سوالات(محکمہ آبپاشی)		
14۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	789
15۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	809
	تحاریک التوائے کار		
16۔	ہیڈ مرالہ سے نکلنے والی نہر مرالہ راوی لنک کو ڈسکہ کے مقام پر غیر قانونی پانی کاٹنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا	------------	814
17۔	لاہور کے تعلیمی اداروں میں ڈگنا پارکنگ گنجائش کے فیصلے پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ عملدرآمد کروانے میں ناکام(---جاری)	------------	819

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کا پی ایم ڈی سی کی منظوری کے بغیر چلایا جانا(۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	821
19۔	فیروزپور روڈ پر مسلم ٹاؤن وحدت روڈ فلائی اوور کے غلط نقشے اور ڈیزائن کی وجہ سے موڑ کاٹتے ہوئے متعدد افراد ہلاک(۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	822
20۔	واٹر مینجمنٹ (زراعت) کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال کے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	824
21۔	ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے خریدے گئے کولڈ رومز میں سے اکثر بند ہونے کی وجہ سے ویکسین ضائع ہونے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	826
22۔	صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کو روکنے کے لئے ضروری ادویات اور انجکشن فوری مہیا کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	828
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
23۔	مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب مصدرہ 2013 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	834
	جمعرات، 29۔اگست 2013	
	جلد 4: شمارہ 13	
24۔	ایجنڈا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	858
25۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	860
26۔	نعت رسول مقبول ﷺ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	861
	سوالات (محکمہ صحت)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	862
28۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	907
	پوائنٹ آف آرڈر	
29۔	وزیر اعلیٰ کو اسمبلی کے اجلاس میں آنے کی استدعا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	923

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
30۔	اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	-----------	924
	توجہ دلاؤ نوٹس		
31۔	فیصل آباد: ڈکیتی پر شہری کی ہلاکت کی تفصیلات	-----------	931
	تحاریک التوائے کار		
32۔	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 69ر۔ب گھسیٹ پورہ فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کا پانی داخل ہونے سے قیمتی سامان کا زیاں	-----------	933
33۔	پنجاب کے کئی اضلاع میں سیلاب کی آڑ میں سبزیوں کی قیمتوں میں صد فیصد اضافہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا	-----------	934
34۔	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں انجیو گرافی کی مشینیں خراب ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	-----------	935
35۔	رہائشی علاقوں میں فیکٹریوں کی تعداد میں اضافہ	-----------	935
36۔	صوبہ میں ڈینگی وائرس کے مریضوں میں تیزی سے اضافہ کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا	-----------	936
37۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت نہم کی انگریزی کی کتاب میں دو جانثاران وطن "نشان حیدر" کا اعزاز پانے والوں کا نام خارج کرنے کا انکشاف	-----------	937
38۔	ڈی سی او کی اسامی پر گریڈ۔17 کے آفیسر کی تعیناتی سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا	-----------	937
39۔	گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کے درمیان چھوٹے گارڈنز کو ختم کرنے کی تجویز سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا	-----------	939
40۔	لاہور میں آٹے اور سبزیوں کی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا	-----------	940

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جوزیر غور لائے گئے)	
41۔	مسودہ قانون(ترمیم)پولیس آرڈر پنجاب مصدرہ2013(۔۔۔جاری) ------------	943
42۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان مصدرہ2013 ------------	971
	جمعتہ المبارک،30۔اگست2013	
	جلد 4:شمارہ 14	
43۔	ایجنڈا ------------	1036
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1038
45۔	نعت رسولِ مقبولﷺ ------------	1039
	حلف	
46۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف ------------	1040
	سوالات(محکمہ ٹرانسپورٹ)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1041
48۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ------------	1081
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
49۔	گندم کی امدادی قیمت کی تجاویز پر عام بحث ------------	1085
	سوموار،2۔ستمبر2013	
	جلد 4:شمارہ 15	
50۔	ایجنڈا ------------	1101
51۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	1103
52۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	1104

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
53۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	1105
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1108
55۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	1135
	توجہ دلاؤ نوٹس	
56۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	1135
	تحاریک استحقاق	
57۔	(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)	1137
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
58۔	گندم کی امدادی قیمت کی تجاویز پر عام بحث (۔۔۔جاری)	1138
	حلف	
59۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف	1146
60۔	گندم کی امدادی قیمت کی تجاویز پر عام بحث (۔۔۔جاری)	1149
	حلف	
61۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	1152
62۔	گندم کی امدادی قیمت کی تجاویز پر عام بحث (۔۔۔جاری)	1153
63۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	1175
64۔	انڈکس	

719

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،27۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک واقع کچہری روڈ کا نام تبدیل کرکے Leitner Road کردیا جائے۔

2. ڈاکٹر نوشین حامد: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے 5 برس تک کے ہر بچے کی ویکسینیشن لازمی قرار دی جائے۔

3. محترمہ فائزہ احمد ملک: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں کے رہائشی افراد بھی اپنے بلدیاتی نمائندے منتخب کرکے بلدیاتی نظام کے فوائد حاصل کرسکیں۔

4. محترمہ تحسین فواد: اس ایوان کی رائے ہے کہ گداگری کی لعنت پر قابو پانے کے لئے تمام گداگروں کو Beggars Home میں رکھا جائے تاکہ انہیں تعلیم و تربیت دے کر معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جاسکے۔

721

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

منگل،27۔اگست2013

(یوم الثلاثہ،19۔شوال المکرم1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ ﴿۱﴾
اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ
وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ
الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾

سورۃ إبراھیم آیات 1تا3

الرا(یہ)ایک (پُرنور)کتاب (ہے)اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ(یعنی)اُن کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف (اللہ) کے رستے کی طرف(1) وہ اللہ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔اور کافروں کے لئے عذاب سخت (کی وجہ) سے خرابی ہے(2) جو آخرت کی نسبت دنیا کو پسند کرتے اور (لوگوں کو)اللہ کے رستے سے روکتے اور اس میں کجی چاہتے ہیں یہ لوگ پرلے سرے کی گمراہی میں ہیں(3)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

حدود طائرِ سدرہ، حضورؐ جانتے ہیں
کہاں ہے عرش مُعلّٰی، حضورؐ جانتے ہیں
بروز حشر شفاعت کریں گے چُن چُن کر
ہر اِک غلام کا چہرہ، حضورؐ جانتے ہیں
پہنچ کے سدرہ پہ روحُ الامین کہنے لگے
یہاں سے آگے کا رستہ، حضورؐ جانتے ہیں
کہیں گے خُلد میں سرورؔ نبیؐ کے دیوانے
ذرا وہ نعت سنانا، حضورؐ جانتے ہیں

سوالات

(محکمہ سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے،اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!سوال نمبر 137 ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سپیشل بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*137: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا محکمہ کے پاس اعداد و شمار موجود ہیں کہ صوبہ میں مختلف نوعیت کی جسمانی و ذہنی معذوریوں والے کتنے Special children ہیں ضلع واریہ تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) پنجاب میں ضلع وار ان بچوں کی تعلیم کے لئے کتنے سکولز و کالجز ہیں اور ان تعلیمی اداروں میں ضلع وار کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں اور ان بچوں کے روزگار کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) محکمہ کے پاس ایسے کوئی اعداد و شمار موجود نہ ہیں جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ صوبہ بھر میں ضلع وار مختلف نوعیت کی جسمانی و ذہنی معذوری والے کتنے سپیشل چلڈرن ہیں کیونکہ آبادی کے اعداد و شمار اکٹھے کرنا محکمہ شماریات کی ذمہ داری ہے اور Pakistan Bureau of Statistics 2012 کی رپورٹ کے مطابق پنجاب بھر میں خصوصی افراد کی تعداد 22,84,490 ہے جس میں سے 7,54,000 خصوصی بچے ہیں جن کی عمریں پانچ سال سے انیس سال تک کی ہیں جو سکول جانے کی عمر میں ہیں ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ

دی گئی ہے۔مزید یہ کہ خصوصی تعلیم کے شعبہ کی اہمیت کے پیش نظر یکم اکتوبر 2003 کو سپیشل ایجوکیشن کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا گیا۔الگ محکمہ کا قیام اس لئے بھی ناگزیر تھا کہ خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کو ان کی ضروریات کے مطابق جدید خطوط پر استوار کیا جا سکے اور سپیشل بچے پڑھے لکھے باعزت شہری کہلوانے کے ساتھ ساتھ معاشرے کے مفید اور کارآمد رکن بن سکیں۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے پنجاب کی تمام تحصیلوں میں موجود ہیں جن کی تعداد 237 ہے اور ان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد 24,385 ہے ضلع وار اداروں کی تعداد اور ان میں زیر تعلیم بچوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید یہ کہ حکومت پنجاب محکمہ سپیشل ایجوکیشن کا کام معذور بچوں کو تعلیم و تربیت فراہم کرنا ہے اور ان بچوں کے روزگار کے لئے جنرل کوٹا 2 فیصد کو ہی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے ایک بات کی طرف توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ Rules کے مطابق جب سوال یہاں سے چلا جاتا ہے تو محکمہ کو آٹھ دن کے اندر اندر جواب دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: Rules کے مطابق جب سوال یہاں سے چلا جاتا ہے اور محکمہ کو receive ہو جاتا ہے تو اس کو آٹھ دن کے اندر اندر اس کا جواب یہاں پر بھیجنا ہوتا ہے۔پہلی بات یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں دو دفعہ پہلے بھی ایوان کا ممبر رہا ہوں اور یہ practice رہی ہے کہ اگلے روز جس محکمہ کے سوال آنا ہوتے ہیں اس کے سوال و جواب کی کاپی ایک دن پہلے serve ہو جاتی ہے اور جس ممبر نے بھی سوال دئیے ہوتے ہیں اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میرا یہ سوال آگیا ہے اور وہ ضمنی سوالات کے حوالے سے relevant material بھی لے آتا ہے کیونکہ یہ سوالات اصلاح کے لئے ہوتے ہیں اور point out کرنا ہوتا ہے اور اس طرح سے حکومت کی بھی مدد ہوتی ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو سابقہ practice چل رہی تھی اب اس سے deviation ہو رہی ہے اس میں محکمہ جات involve ہیں جو کہ بروقت سوالات کے جوابات نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی Rules تو ایسے نہیں ہیں، بہر حال آپ نے جو نشاندہی کی ہے پہلے بھی میں نے تمام محکمہ جات کو کہا تھا کہ ان کی کاپیاں کم از کم ایک دن پہلے ہمارے دفتر میں ضرور پہنچنی چاہئیں اگر کوئی اس میں کوتاہی کرتا ہے تو پھر اس پر نوٹس بھی لیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جواب کے جز (الف) میں لکھا ہے کہ محکمہ کے پاس کوئی اعداد و شمار موجود نہ ہیں، دوسری طرف محکمہ یہ کہتا ہے کہ آبادی کے اعداد و شمار اکٹھے کرنا محکمہ شماریات کی ذمہ داری ہے اور 2012 Pakistan Bureau of Statistics کی رپورٹ کے مطابق پنجاب بھر میں خصوصی افراد کی تعداد اتنی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اوپر کیا کہہ رہے ہیں اور نیچے کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر محکمہ کے پاس اب تک ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے تو یہ بنیادی ضرورت ہوتی ہے کہ آدمی جس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے اس کی پوری اہمیت بیان کرتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ضمنی سوال کریں۔ میں ان سے کیا پوچھوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اب اپنے اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تاکہ پھر اس حوالے سے بہتر منصوبہ بندی ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! محکمہ خصوصی تعلیم کا کام سپیشل بچوں کو تعلیم دینا ہے، آبادی کی figures یا ان کی تعداد کتنی ہے، کتنے سپیشل چلڈرن ہیں، کتنے سپیشل لوگ ہیں اس کے figures اکٹھے کرنا Pakistan Bureau of Statistics کا کام ہے۔ ان کی طرف سے جو figures ہمارے پاس آتے ہیں اسی کے مطابق ہم نے اس معزز ایوان کو مطلع کیا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے figures اکٹھے کرنا ہمارے محکمہ کا کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جو سوال پوچھا جائے اس کا جواب تو محکمے کو مکمل کر کے دینا چاہئے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): کیا پوچھا جائے؟

جناب سپیکر: معزز ممبر جو بھی سوال پوچھیں، آپ اس کا جواب محکمہ سے لے کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سرکاری ملازمتوں کے اندر معذور لوگوں کے لئے 2 فیصد کوٹا مختص کیا ہوا ہے اور ان کی یہ بات ٹھیک ہے لیکن جہاں تک ان معذور بچوں کا تعلق ہے یہ اپنے لئے ایک تو مستقل نگرانی چاہتے ہیں مزید یہ کہ اپنے

خاندان کوincomeکے حوالے سے کوئیinputبھی نہیں دے سکتے۔کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے کہ ایسے جتنے بھی سپیشل بچے ہیں ان کے والدین کو ان کی نگرانی، نگہداشت کے لئے مالی معاونت کی جا سکے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان سپیشل بچوں کو ہمارا محکمہ مفت تعلیم دیتا ہے، مفت یونیفارم، مفت کتابیں، مفت ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کرتا ہے اور جہاں تک معزز ممبر کا یہ سوال ہے کہ ان کی مالی معاونت کا بھی کوئی طریق کار ہونا چاہئے، اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا محکمہ ہر طالب علم کو 8 سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب اس حوالے سے نہیں بنتا، یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ سپیشل بچوں کے لئے بسیں موجود ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس فیلڈ میں محکمہ کے اندر کافیimprovementہوئی ہے۔ بسیں بھی دی گئی ہیں، سکالر شپ بھی دیئے جا رہے ہیں لیکن میں نے جو سوال کیا ہے وہ مختلف ہے، ظاہر ہے کہ سارے بچے تو ان سکولوں میں نہیں آتے۔۔۔

جناب سپیکر: معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ جو بچے ان اداروں تک نہیں آ سکتے یا نہیں پڑھتے ان کے اعداد و شمار حاصل کر کے ان کے گھر والوں کی کوئی مالی معاونت کر سکتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! محکمہ خصوصی تعلیم کا کام تعلیم دینا ہے، ہمارا کام روزگار فراہم کرنا نہیں ہے۔ انہوں نے جو مالی معاونت کے حوالے سے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات آپ نے بتا دی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! ہم ان بچوں کو-/800 روپے مہینہ کے حساب سے وظیفہ دے رہے ہیں، اس کا مقصد بھی ان کی مالی معاونت ہی ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں یہ سوال چھوڑ دیتا ہوں کیونکہ میں نے جو سوال یہاں پر پوچھا ہے اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ اب میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ حکومت کو یہ سفارش کرنے کے لئے تیار ہے کہ جس طرح سرکاری محکموں کے اندر ان کا کوٹا مقرر ہے، کیا محکمہ پنجاب اسمبلی کے

اندر بھی سپیشل لوگوں کے لئے کوئی کوٹا مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور کیا محکمہ اس سلسلے میں حکومت کو سفارش کرے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ خصوصی تعلیم کا کام سپیشل بچوں کو تعلیم دینا ہے، اس میں مالی معاونت یا اسمبلی میں نمائندگی دینا کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ This is not a supplementary question.

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپیشل بچے دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک ذہنی معذور ہوتے ہیں جن کو ہم mentally challenged کہتے ہیں اور دوسرے جسمانی طور پر معذور ہوتے ہیں۔ میں یہ جاننا چاہوں گی کہ جو mentally challenged بچے ہیں اور جو جسمانی طور پر معذور بچے ہیں ان کے لئے ہمارے پاس علیحدہ علیحدہ سکول ہیں یا ان بچوں کو ایک ہی سکول میں تعلیم دے رہے ہیں؟ کیونکہ جو mentally challenged بچے ہوتے ہیں They are educatable and they can be trained لیکن آپ ان کو اس طرح کی تعلیم نہیں دے سکتے جو آپ عام بچوں کو دیتے ہیں۔ پھر میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہوگا کہ ہم ان کی integration کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں یعنی Integration of mentally challenged children and normal children.

جناب سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! محکمہ کے جو سنٹر ہیں ان میں تمام disability کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور disability specific schools بھی موجود ہیں۔ جیسے visually impaired بچوں کے لئے علیحدہ سکول بھی موجود ہیں، اسی طرح hearing impaired کے لئے علیحدہ سکول ہیں، mentally retarded کے لئے علیحدہ سکول ہیں physically disabled کے لئے علیحدہ ہیں اور slow learners کے لئے علیحدہ institutions موجود ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

قاضی احمد سعید: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان میں سپیشل ایجوکیشن کے اداروں میں سپیشل بچوں کی کل کتنی تعداد ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! ڈاکٹر سید وسیم اختر کا سوال نمبر 137 بھی اعداد و شمار سے متعلق تھا۔ اب معزز ممبر نے رحیم یار خان سے سپیشل بچوں کی تعداد پوچھی ہے تو ان سے میری گزارش ہے کہ وہ fresh question دے دیں ہم ان کو بھی جواب دے دیں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب والا! میں نے صرف رحیم یار خان میں سپیشل بچوں کی تعداد پوچھی ہے؟

جناب سپیکر: بچوں کی تعداد وہ ایسے کس طرح سے بتا سکتے ہیں، یہ تو fresh question بنتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: لیکن یہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ:

It should be a supplementary question concerning with the question asked.

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ Shalimar School for Hearing impaired جو کہ جوہر ٹاؤن میں واقع ہے، اس کی بلڈنگ بہت خراب ہو چکی ہے۔ میں نے اس کو personally visit بھی کیا ہے، اس کی چھت leak کر رہی ہے، پنکھوں میں بھی پانی آ رہا ہے وہاں پر بہت سی facilities damage ہو چکی ہیں۔ جیسے وہاں پر ایک hydro pool ہے اس کی دیواریں بہت خراب ہو چکی ہیں۔ محکمہ کو اس کا نوٹس بھی دیا گیا تھا مگر ابھی تک اس کو دیکھنے کے لئے کوئی نہیں آیا۔ میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ چونکہ سکول میں بچے پڑھتے ہیں وہاں پر شارٹ سرکٹ کا problem بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کا کب تک جائزہ لیا جائے گا اور کب تک ٹھیک ہو گا؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! اس کا جائزہ لیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! ہم اس کی inspection کروا لیتے ہیں وہاں پر جو بھی خرابیاں ہیں یا کوئی کمی کوتاہی ہے، repairs ہونے والی ہیں، اس کو ٹھیک کروا دیں گے۔ اس کے علاوہ یہاں پر ہمارے ایک معزز ممبر نے رحیم یار خان کے بارے میں سپیشل بچوں کی تعداد پوچھی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ان کو allow نہیں کیا تھا لیکن اگر آپ بتانا چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! ان کی تعداد 650 ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب والا! میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کے سوال کا مکمل جواب دے دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*275: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کل کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کام کر رہے ہیں ان ملازمین کا ڈومیسائل کس ضلع کا ہے۔ علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں کون کون سے ملازمین ایسے ہیں جو کہ 2008 سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں ان کی مدت تعیناتی علیٰحدہ علیٰحدہ بیان کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ تین سال سے زیادہ کوئی بھی گورنمنٹ ملازم ایک دفتر میں کام نہیں کر سکتا ہے کیا حکومت ان ملازمین کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سپیشل ایجوکیشن) کا ایک ہی آفس ہے۔

(ب) مذکورہ بالا دفتر میں کل سات ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام و عہدہ	سکیل	ڈومیسائل
1	نصرت نجیب (ڈی ای او)	18	لاہور
2	ثناء اللہ (سٹینو گرافر)	12	لاہور
3	خالد محمود اعوان (سینئر کلرک)	09	لاہور
4	فرقان حمید (جونیئر کلرک)	07	راولپنڈی

5	خرم شہزاد (نائب قاصد)	01	راولپنڈی
6	منصور اکرم (چوکیدار)	01	راولپنڈی
7	شہباز مسیح (خاکروب)	01	راولپنڈی

(ج) اس دفتر میں 2008 سے لے کر اب تک صرف 02 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نصرت نجیب (ڈی ای او سپیشل ایجوکیشن)	19-11-2005
شہباز مسیح (خاکروب)	12-03-2004

(د) 1980 کی ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کسی بھی سرکاری ملازم کو عام حالات میں ہر تین سال کے بعد تبدیل کرنا ضروری نہیں ہے البتہ ٹرانسفر پالیسی کے مطابق کسی بھی سرکاری ملازم کو ٹرانسفر تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے پالیسی میں چند شرائط درج ہیں جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ محکمہ خصوصی تعلیم ٹرانسفر پالیسی پر سختی سے کاربند عمل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اعجاز خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفاتر ہیں، ان دفاتر میں کل کتنے ملازمین ہیں اور کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا سوال ہے جس کا جواب محکمہ نے دے دیا ہے۔ اب اگر آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب اعجاز خان: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے؟

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

MR SPEAKER: Anybody from this side or from that side? None.

اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے؟۔۔۔ اگلا سوال بھی جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 276 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ کے سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*276: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے سکول ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) کیاان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کو اکٹھی تعلیم دی جاتی ہے۔اگر ہاں تو کون کون سی کلاسز تک تعلیم دی جاتی ہے؟
(ج) ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی کل کتنی تعداد ہے ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کے داخلہ کا طریق کار کیا ہے؟
(د) ان سکولوں میں سپیشل ایجوکیشن ٹیچرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):
(الف) ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے 12 سکولز کام کر رہے ہیں اور ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) جی ہاں! ان سکولوں میں بچوں اور بچیوں کو اکٹھی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہائی سکولوں میں نرسری تا میٹرک اور سنٹرز میں نرسری تا پرائمری تعلیم دی جاتی ہے۔
(ج) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی کل تعداد 1129 ہے اور ان اداروں میں پورا سال داخلے جاری رہتے ہیں۔ داخلے کے وقت صرف بچے کی معذوری کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور بچے کی معذوری کی assessment بھی کی جاتی ہے تاکہ بچے کی کلاس کا تعین کیا جاسکے پھر اس کو متعلقہ کلاس میں داخل کر لیا جاتا ہے۔
(د) ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے ان اداروں میں ٹیچرز کی 42 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب اعجاز خان: جناب والا! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب اعجاز خان: جی، ہاں! لہذا میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! محکمہ نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے جُز پر ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! جز(الف) میں فرمایا ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کے 12 سکول ہیں اور جز(د) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے ان اداروں میں ٹیچروں کی 42اسامیاں خالی ہیں جبکہ ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد 1129 ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت 42 اسامیاں خالی ہیں جس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ معاملے میں کتنی seriousness ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی زیادہ تعداد میں ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں، یہ کب سے خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب والا! تمام اسامیاں اکٹھی خالی نہیں ہوتیں، مختلف ادوار میں جب کوئی ٹیچر ٹرانسفر ہو جاتا ہے یا کوئی ریٹائر ہو جاتا ہے تو اس طرح سے خالی ہوتی رہتی ہیں اور ان پر بھرتی کرنا محکمہ کا کام نہیں ہے بلکہ یہ بھرتی پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔ ہم نے ان کو اپنی requirement بتائی ہے جیسے ہی پبلک سروس کمیشن سے بھرتی کا عمل مکمل ہو جائے گا تو teachers کی vacancies fill ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ یہ فوری طور پر اس کا جواب نہیں دے سکیں گے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح وزیر موصوف نے کہا ہے کہ ہم نے ان 42 اسامیوں کے لئے پبلک سروس کمیشن کو کہا ہے کہ وہ ان سیٹوں کو پُر کریں، محکمہ کی طرف سے ان 42 اسامیوں کے against پبلک سروس کمیشن کو جو requisition گئی ہے کیا وزیر موصوف وہ لیٹر یہاں اسمبلی میں فراہم کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: اگر آپ نے پوچھا ہوتا تو ضرور کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں اب پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اس طرح تو بات ٹھیک نہیں ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں On the floor of the House یہ بات کر رہا ہوں اس لئے معزز ممبر کو میری بات پر یقین کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ہاں! یہ بات ٹھیک ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):اگر ان کو اس لیٹر کی کاپی چاہئے تو ہم ان کو فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ disabled بچوں کی تفریح کے لئے سپورٹس کا کوئی انتظام ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تفریح کا کوئی انتظام ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ان کی تفریح اور سپورٹس کے متعلق پوچھا ہے میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ محکمہ نے ان کی تفریح کے لئے لاہور کے دو پارکس میں disabled friendly enclaves develop کئے ہیں۔ ہماری کوشش اور خواہش ہے کہ ہم اس کا دائرہ کار دیگر شہروں اور چھوٹی جگہوں پر بھی لے جائیں۔ ہم پہلی stage میں ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں جو existing parks ہیں ان میں سے انتظامیہ سے جگہ لے کر disabled friendly enclaves بنائیں گے اور ہمارے تمام سکولوں اور سنٹروں میں sports activities ہوتی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ چونکہ سوال تھوڑے ہیں اس لئے میں زیادہ ضمنی سوالوں کے لئے اجازت دے رہا ہوں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سپیشل ایجوکیشن کے لئے جو ٹیچرز hire کی جاتی ہیں ان کا کیا میرٹ ہے اور کیا انہیں کوئی سپیشل ٹریننگ دی جاتی ہے جو سپیشل ایجوکیشن کے لئے ضروری ہے؟

جناب سپیکر: یقیناً different qualification ہوگی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں اس کا criteria تو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ وہ بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ ہم پبلک سروس کمیشن کو کوئی criteria نہیں دیتے بلکہ ان کا اپنا طریق کار ہے اس کے مطابق بھرتی کی جاتی ہے۔ ٹیچرز ٹریننگ کے لئے ہمارے

کالج ہیں جن میں ٹیچرز کو مختلف کورسز کرائے جاتے ہیں تاکہ ان کو مزید update کیا جاسکے اور ان کی جو بھی prevailing educational qualification ہے اسے improve کیا جاسکے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! جواب میں ذکر کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں سپیشل ایجوکیشن کے 12 سکول کام کر رہے ہیں تو کیا وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے کہ آیا تحصیل ٹیکسلا کے اندر بھی کوئی سکول موجود ہے یا یہ 12 کے 12 سکول راولپنڈی میں ہی ہیں۔ کیا ان کے پاس تحصیل وار تفصیل موجود ہے کہ کس تحصیل میں کتنے سکول موجود ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ بتاسکیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ٹیکسلا میں ہمارا گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 358 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپیشل بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت کی فراہمی ودیگر تفصیلات

*358: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں حکومت کی طرف سے Mentally retarded سپیشل بچوں کو سکول پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت میسر نہیں، جس بناء پر سپیشل بچے سکول نہیں جاسکتے نیز اس وقت لاہور کے کس کس علاقے میں سپیشل بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت حاصل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں بالخصوص اور پورے پنجاب میں بالعموم سپیشل بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت کے زیرانتظام محکمہ سپیشل ایجوکیشن کا ایک سکول اور پانچ سنٹرز لاہور میں کام کر رہے ہیں اور Mentally retarded بچوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن نے بچوں کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے پنجاب کے تمام اداروں میں ٹرانسپورٹ فراہم کر رکھی ہے اور ضلعی لاہور کے بھی تمام اداروں میں ٹرانسپورٹ موجود ہے صرف چند ذہنی معذور بچے ہی اپنے والدین کی مرضی سے خود سے سکول آتے ہیں یا ان کے والدین اپنی ٹرانسپورٹ پر بچوں کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرتے ہیں اور ابھی تک کسی بھی بچے کے والدین کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت درج نہیں کروائی گئی۔ مزید یہ کہ اس وقت لاہور کے تمام علاقوں، ٹاؤنز کے سپیشل بچوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن نے بچوں کو فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت مہیا کرنے کے لئے پنجاب کے تمام اداروں میں ٹرانسپورٹ فراہم کر رکھی ہے اور تمام بچوں کو جو ان اداروں میں زیر تعلیم ہیں فری پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے اور اگر کوئی شکایت سامنے آئی تو اس کو فوراً حل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! I have one supplementary question as she has mentioned کہ اس میں کچھ جگہوں پر ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے۔ اگر وہ مسئلہ در پیش ہو تو اس کے حل کے لئے کیسے پیش کیا جائے چونکہ پہلے کافی دفعہ یہ مسئلہ notice میں لایا جا چکا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہمارے ڈائریکٹوریٹ میں complaint cell قائم ہے جسے میں خود monitor کرتا ہوں۔ وہاں اس قسم کی کوئی شکایت نہیں آئی کہ کسی سٹوڈنٹ کو ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دی جا رہی۔ اگر معزز ممبر کے علم میں کوئی ایسا کیس ہے تو وہ میرے knowledge میں لے آئیں ہم اسے examine کریں گے اور ان کی شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔

MS MEHWISH SULTANA: Thank you Sir. No supplementary.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر سے ضمنی سوال آ گیا۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال نہیں بلکہ ایک comment ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

سردار وقاص حسن موکل: سوال نہیں بلکہ ایک comment ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: آپ سن لیجئے پسند نہ آئے تو اسے accept نہ کیجئے گا۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں پھر میں پتا کروں گا کہ آیا ٹھیک ہے یا غلط۔ میں پہلے کیسے commitment کروں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں اور actually اس سوال میں بھی یہی لکھا ہوا ہے اور جواب میں بھی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کون سے سوال کے اندر؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! محترمہ عائشہ جاوید کے سوال نمبر 358 میں۔

جناب سپیکر: کیا لکھا ہے؟ آرڈر پلیز order in the House جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے اندر لکھا گیا ہے (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں حکومت کی طرف سے Mentally retarded سپیشل بچوں کو سکول کی طرف سے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت دی جاتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ mentally retarded لفظ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک طرح سے توہین آمیز درجے میں آتا ہے۔ چونکہ یہ official document ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ نے سوال دیا ہے اگر وہ ہوتے تو میں ان سے پوچھتا اب جنہوں نے ان کے behalf پر بات کی ہے اس کا جواب ان سے پوچھوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس چیز کو اپنی consideration میں لے لیں کہ retarded نہ آئے۔شاید ان کو معلوم نہ ہو میں صرف بہتری کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ mentally retarded کی بجائے mentally challenged کر دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: Mentally challenged ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آئندہ سے اس لفظ کو change کر دیا جائے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! mentally retarded کی آگے کئی categories ہوتی ہیں جس میں down syndrome, Mongols اور artistic بچے ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی categories ہوتی ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے یہی mentally retarded کی term استعمال کی جاتی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! Mentally retarded بطور لفظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس کے اندر down syndrome والے نہیں آتے۔

جناب سپیکر: اب اس کے لئے آپ کو ڈکشنری consult کرنا پڑے گی۔ منسٹر صاحب سردار صاحب جو بات کہہ رہے ہیں اسے دیکھ لیں شاید فائدہ مند ہو۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کی تجویز consider کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! Mentally challenged use ہوتا ہے mentally retarded use ہونا بند ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: آئندہ سے لفظ mentally challenged استعمال کیا جائے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ٹھیک ہے noted

جناب سپیکر: اور دفتر بھی اس بات کا خیال رکھے کہ اگر کوئی ایسی بات آپ کے علم میں آتی ہے اور آپ کو پتا چلتا ہے تو آپ نے اسے Mentally challenged میں تحریر کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے صحافی حضرات آزادی صحافت تک جنگ رہے گی
کے نعرے لگاتے ہوئے کارروائی کا بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

آج پھر نیا معاملہ آگیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج آپ تو نہیں جائیں گے ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: آپ حکم کریں گے تو ہم دوبارہ چلے جائیں گے۔ دراصل اس وقت یہ معاملہ دوبارہ raise ہو گیا ہے۔ کل جب آپ نے حکم دیا تھا تو میں چلا گیا تھا اور ان سے ساری بات ہوئی تھی اور جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ایوان کو adjourn کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا اس وقت صحافی بھی آ گئے تھے اور سارا معاملہ settle ہو گیا تھا اور آپس میں بات ہو گئی تھی۔ آج جو صحافی بھائی walkout کر کے جا رہے ہیں وہ جو بلوچستان میں ARY کے بیورو چیف اور ان کے نمائندگان پر پرچہ درج ہوا ہے۔ اس حکومت کے دور میں یہ بہت ہی غلط روایت شروع ہو گئی ہے یہ درست نہیں ہے۔ اس میں میاں محمد اسلم اقبال صاحب نے قرارداد بھی دی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! آپ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ابھی تو میری بات بھی مکمل نہیں ہوئی۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ بلوچستان میں ARY کے بیورو چیف اور ان کے نمائندگان کے خلاف دہشت گردی کی دفعات کے تحت جو پرچہ درج ہوا ہے یہ اس پر walkout کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ہمارے معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے قرارداد بھی دی ہے۔ اس وقت اصل مسئلہ یہ ہے اور اس ملک کے اندر یہ ایک بہت ہی غلط روایت ہے اور بلوچستان سے اس کا آغاز ہو رہا ہے۔ قراردادوں کے وقت میاں محمد اسلم اقبال کی قرارداد بھی آئے گی ہم چاہتے ہیں کہ اسے بھی لیا جائے تاکہ ہماری طرف سے یہ جذبات جائیں۔

جناب سپیکر: اب مجھے ادھر سے بات سننے دیں۔ جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I am astounded کہ ڈاکٹر صاحب کو پہلے سے پتا ہے کہ وہ کس مسئلے پر گئے ہیں۔ جب تک کوئی ان کے پاس جاتا نہیں جب تک ان کی بات نہیں سنتا تو میاں محمد اسلم اقبال نے جو یہ قرارداد دی ہے۔

MR SPEAKER: Sorry, I can't listen your speech.

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور/صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! I said that I am astounded, I am astonished کہ میاں صاحب کو پہلے سے پتا ہے کہ صحافیوں نے کس بات پر بائیکاٹ کیا۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور رولز یہ ہیں کہ آپ کسی delegation کو بھیجیں گے ان کا مسئلہ معلوم ہوگا تو پھر اس کے بعد آگے یہ بات ہو سکتی ہے کہ اصل میں بات کیا ہے؟ لیکن پہلے ہی اپنے سے اخذ کر لینا۔ یہ تو against the law ہے۔ باقی میاں صاحب نے جو قرار داد دی ہے، worthy وزیر قانون آ جائیں تو پھر اس پر بات کر لیتے ہیں۔ یہ بات جو انہوں نے کہی ہے یہ logic سے باہر ہے۔ پتا نہیں وہ کل کے واقعہ پر پریس گیلری سے walkout کر گئے ہوں کیونکہ کل ان پر تشدد ہوا تھا۔ ابھی بھی اس زخمی صحافی کا سر وسز ہسپتال میں operation ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات نے walkout کرتے ہوئے یہ نعرہ لگایا ہے کہ "آزادی صحافت تک جنگ جاری رہے گی" اب پتا نہیں یہ کس کے خلاف ہے؟ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ ان کو منایا جائے اور اس کے لئے ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دیتے ہیں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور میاں محمد اسلم اقبال دونوں صاحبان جا کر صحافی حضرات سے بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر جیل خانہ جات کو بھجوائیں تاکہ انہیں پتا ہو کہ اگر ان کی بات نہ مانی تو پھر ہمیں جیل بھی جانا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی بات نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور/صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ سے humble submission ہے کہ میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید میں سے کسی ایک کو ساتھ بھجوائیں تاکہ یہ وہاں جا کر یقین دہانی کرائیں کہ آئندہ سے ان کے کارکن صحافیوں کو نہیں ماریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایسی بات چھیڑنے کا مقصد کیا ہے؟ تشریف رکھیں۔ میں فی الحال صحافی حضرات سے بات کرنے کے لئے کمیٹی باہر بھجوانے کی بات کر رہا ہوں۔ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اس کمیٹی کو head کریں گے اور ادھر سے میاں محمد اسلم اقبال ان کے ساتھ جائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بلوچستان کے اندر ARY News کے خلاف جو پرچہ درج کیا گیا ہے اس پر احتجاج کرتے ہوئے صحافی بھائیوں نے آج پریس گیلری سے walkout کیا ہے۔ یہاں ایوان

میں آنے سے پہلے میری ان سے بات ہوئی ہے۔وزیر صحت اس کو ایک نیا رنگ دے رہے ہیں جو کہ مناسب نہیں۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ صحافی حضرات نے کل والے واقعہ پر walkout نہیں کیا۔یہاں سے ایک معزز ممبر اُٹھے اور انہوں نے کہا کہ کمیٹی بنا دیں۔واقعہ بلوچستان میں ہوا ہے اور آپ کمیٹی اس ایوان کی بنوا رہے ہیں۔وزیر موصوف نے اُٹھ کر کہہ دیا کہ صحافی حضرات نے کل کے واقعہ پر احتجاج کیا ہے۔ایسا نہیں ہے بلکہ بلوچستان حکومت کی طرف سے ARY News کے خلاف جو پرچہ درج ہوا اس کے خلاف انہوں نے walkout کیا ہے۔آپ کا حکم ہے اس لئے ہم جاتے ہیں اور میں چاہوں گا کہ اُدھر سے منسٹر ہیلتھ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ صحافی بھائیوں کا جو مؤقف ہو گا وہ ہم اس ایوان میں آ کر پیش کر دیں گے۔ARY News کے خلاف جو پرچہ درج ہوا ہے اسی حوالے سے میں نے ایک قرارداد بھی جمع کرائی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو take up کیا جائے تاکہ صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کو ہم بعد میں rules کے مطابق دیکھیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو آپ کی discretion ہے۔

جناب سپیکر: کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور میاں محمد اسلم اقبال تشریف لے جائیں اور صحافی حضرات سے بات کر کے ان کو واپس لائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وزیر صحت کو بھی ہمارے ساتھ بھجوا دیں۔ وہاں جا کر ان کی تسلی ہو جائے گی کہ صحافی حضرات نے آج کیوں walkout کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، ان کو رہنے دیں۔آپ دونوں حضرات جائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر تحفظ ماحول، کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ اور معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال صحافی حضرات سے بات کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: کس سوال پر؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں پچھلے سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ سوال تو dispose of ہو گیا۔اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔ میرے خیال میں وہ تشریف نہیں رکھتے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر478 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: معذور بچوں کے سکولز و سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*478: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں معذور بچوں کی فلاح کے لئے کتنے سکولز یا سنٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے مذکورہ ضلع میں معذور بچوں کی فلاح کے لئے بجٹ میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا ضلع میں سپیشل بچوں کی بہتری کے لئے مزید نئے سکول یا سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو سہولیات فراہم کی جا سکیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام کل سات سکولز/ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) حکومت نے مذکورہ ضلع میں واقع اداروں کے لئے مالی سال2013-14 میں82.375 ملین فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! اس وقت حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق صوبہ بھر میں ہر تحصیل کی سطح پر خصوصی تعلیمی ادارے/ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ضلع شیخوپورہ میں خصوصی بچوں کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے لئے اس وقت سپیشل ایجوکیشن کے سات ادارے کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

LIST OF INSTITUTIONS OF SPECIAL EDUCATION
WORKING IN DISTRICT SHEIKHUPURA.

Sr.#	Name of Institution
1	Govt. High School of Special Education for HIC, Sheikhupura.
2	Govt. Special Education Centre for HIC, Sheikhupura.
3	Govt. Special Education centre, Ferozwala.
4	Govt. Special Education Centre, Sharqpur.
5	Govt. Special Education Centre, Muridkay.

6 Govt. Special Education Centre, Safdar Abad.

7 Govt. Institute for Slow Learners, Sheikhupura.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا حکومت مذکورہ بالا ضلع میں سپیشل بچوں کی بہتری کے لئے مزید نئے سکول یا سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟" محکمہ نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ "اس وقت سات سنٹرز کام کر رہے ہیں۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اعداد و شمار کے مطابق اس ضلع میں مزید سکول یا سنٹرز بنانے کی ضرورت ہے؟ منسٹر صاحب نے کچھ دیر پہلے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ان کے پاس کوئی اعداد و شمار نہیں کہ کتنے بچے disable ہیں تو پھر یہ کس بنیاد پر سنٹر بنا رہے ہیں یا بنانے کا سوچ رہے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! محکمہ کے پاس ایسے sources نہیں ہیں کہ جس سے ہم ان کی تعداد معلوم کر سکیں۔ یہ اعداد و شمار تو محکمہ شماریات سے لئے جاتے ہیں۔ موجودہ سکولوں میں جس حساب سے enrolment بڑھتی ہے اسی حساب سے ہم مزید ادارے بنانے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ طالب علموں کی تعداد میں اضافہ ہونے پر ہم اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ مزید ادارے قائم کریں گے۔

محترمہ سلمیٰ شاہین بٹ: جناب سپیکر! بہت سارے disable بچوں کے والدین شکایت کرتے ہیں کہ ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیج سکتے تو یہ کس حد تک ٹھیک ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! خصوصی تعلیم کے ہر ادارے میں بسیں موجود ہیں اور ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ تمام بچوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر کی جائے۔ محترمہ کے علم میں اگر کوئی specific case ہے تو اس کی نشاندہی فرما دیں ہم اس کو examine کر کے ان کی شکایت کا ازالہ کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ نے Pakistan Bureau of Statistics کی 2012 کی رپورٹ کا حوالہ اپنے جواب میں دیا ہے جس کے مطابق پنجاب بھر میں خصوصی افراد کی تعداد 22 لاکھ 84 ہزار 490 ہے۔ اس میں سے پانچ سے انیس سال کے بچوں کی تعداد 7 لاکھ 54 ہزار ہے۔ محکمہ خود admit کرتا ہے کہ خصوصی بچوں کے 237 سکولوں میں 24 ہزار 385 بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہ پنجاب کے اندر خصوصی بچوں کا پندرہ فیصد بنتا ہے۔ یہاں پر تعلیمی ایمرجنسی لگانے کی بات بھی ہوئی

ہے۔آپ کا محکمہ کہتا ہے کہ کل خصوصی بچے 7لاکھ 54ہزار ہیں اوران میں سے زیر تعلیم بچے 24ہزار 385 ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی بچوں کی تعلیم کے لئے محکمہ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے اس کی ذرا تفصیل بتادیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! خصوصی بچوں کی تعداد اب 25ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ ہم نے اپنی enrolment drive شروع کی ہوئی ہے اور ہمارے اداروں میں admissions کا سلسلہ پورا سال جاری رہتا ہے۔ 7لاکھ 54ہزار میں بہت سے ایسے بچے ہیں جو کہ پرائیویٹ اداروں میں جاتے ہیں۔اسی طرح جو بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے حکومت انہیں پوری طرح سے opportunity مہیا کر رہی ہے۔ ہم نے اپنی enrolment campaign چلائی ہوئی ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ خصوصی بچوں کو educational network میں لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس مالی سال میں یہ بچوں کی تعداد کہاں تک پہنچائیں گے اور اس حوالے سے ان کے محکمے کا کیا vision ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! جب میں نے اس محکمے کا چارج لیا تو اُس وقت بچوں کی تعداد تقریباً 23ہزار 5 سو تھی۔ میں نے اپنے محکمے کو تیس دن کا target دیا تھا تو اُس دوران summer vacation بھی تھیں جن کی وجہ سے بچوں کے داخلے کا کام اور بھی ذرا مشکل تھا لیکن اس کے باوجود ہم نے تیس دنوں میں پندرہ سو بچوں کے داخلے کا target رکھا تھا تو الحمدللہ ہم نے نہ صرف وہ target achieve کیا بلکہ ہم اس target سے بھی اوپر چلے گئے۔ آگے بھی ہماری کوشش ہے کہ ہمارے ادارے جو ابھی تحصیل کی سطح تک ہیں ہم ٹاؤن کمیٹیوں کی سطح پر بھی اپنے ادارے بنائیں گے لیکن اُس کے لئے ہمیں resources کی ضرورت ہے جس پر ہم working کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ بہت سارے بچوں کے ساتھ گھروں کے اندر غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے اُن کو باندھ کر رکھا جاتا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اگر سکولوں میں ان بچوں کے داخلے کے لئے کوئی سخت پالیسی بنائی جائے تو ہم ان خصوصی بچوں کو بھی سوسائٹی کے اندر fruitful طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں۔ کیا محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے پاس کوئی ایسی پالیسی ہے یا وہ کوئی ایسی

پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے کہ جن بچوں کو پیدائشی طور پر کوئی نہ کوئی problem ہوتی ہے اُن کے والدین کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو سکولوں میں ضرور داخل کروائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہمارے پاس ایسی کوئی سخت پالیسی تو موجود نہیں ہے لیکن ہم والدین اور بچوں کو بھی encourage کرتے ہیں۔ میں نے جیسے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہمارا محکمہ جو facilities دے رہا ہے اُس میں ہر چیز free ہے تو ایسے اقدامات کی وجہ سے ہم والدین اور طلباء کو attract کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے تعلیمی اداروں میں آکر تعلیم حاصل کریں تاکہ حکومت کی ذمہ داری پوری ہو سکے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ایک welfare state کا concept یہ ہے اور یہ سٹیٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اُس نے بچوں کو تعلیم دینی ہے اور اب حکومت کا vision بھی یہ ہے کہ ہم نے ہر بچے کو سکول میں داخل کرانا ہے تو اس حوالے سے خصوصی تعلیم زیادہ اہم ہے کیونکہ خصوصی بچوں میں پیدائشی طور پر کوئی نہ کوئی problem ہوتا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ کوئی ایسا قانون بنائے جس کے تحت خصوصی بچوں کو گھروں میں بند کرنے کی بجائے اُنہیں سکولوں میں داخل کرایا جائے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ لکھ پڑھ کر اس کے اوپر کوئی چیز لے کر آئیں تو وزیر موصوف سے اس کے لئے کہیں گے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! پرائیویٹ ممبرز ڈے پر محترمہ کوئی بل وغیرہ لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر نجمہ افضل صاحبہ!

ڈاکٹر نجمہ افضل: جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن کے جو ادارے کام کر رہے ہیں ان میں زیادہ تر Day Care Centres کی بات ہو رہی ہے۔ کیا کسی ادارے میں کوئی hostel services دی جا رہی ہیں یا حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے کہ hostel services بھی provide کی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہمارے اداروں میں hostels بھی موجود ہیں اور اُن کو مزید strengthen بھی کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کرن ڈار: جناب سپیکر! ابھی بات ہو رہی تھی کہ خصوصی بچوں کے والدین کو convince کرنے کے حوالے سے کوئی walk وغیرہ نہیں کی جاتی تو کیا ہماری حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ اس طرح کی کسی walk کا کوئی اہتمام کیا جائے تاکہ والدین اپنے بچوں کو ان سکولوں میں داخل کرائیں جہاں پر اُن کی اچھی پرورش کی جا سکے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہم مختلف ذرائع اور طریقوں سے کوشش کرتے ہیں کہ والدین اور طلباء کو مائل کر سکیں کہ وہ حکومت کے اداروں میں آ کر تعلیم حاصل کریں۔ محترمہ کی یہ اچھی تجویز ہے ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! جوہر ٹاؤن میں خصوصی تعلیم کا ایک سکول ہے جس میں پانی کی بڑی قلت ہے وہاں پر پانی کا اہتمام کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ مسئلہ وزیر موصوف کے نوٹس میں آ گیا ہے انہوں نے لکھ بھی لیا ہے۔ جناب مہندی عباس خان صاحب!

جناب مہندی عباس خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا سوال ہے کہ یہاں پر بسوں کا ذکر ہوا تو کیا اُن بسوں کے لئے fuel بھی میسر ہوتا ہے کیونکہ میرے علم میں آیا ہے کہ fuel کی کافی shortage رہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اُنہیں محکمے کی طرف سے petrol بھی دیا جاتا ہے اور کسی طالب علم سے fuel کی مد میں کوئی demand بھی نہیں کی جاتی۔

جناب مہندی عباس خان: جناب سپیکر! ضلع ملتان میں تحصیل جلال پور پیر والا بہت پسماندہ تحصیل ہے اور وہاں پر تعلیمی ایمرجنسی بھی لگائی جا چکی ہے۔ وہاں پر خصوصی بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے تو میں نے محکمے کو لکھ کر دیا تھا کہ وہاں کے سکول کو upgrade کر کے میٹرک تک کر دیا جائے کیونکہ اُن بچوں کو خصوصی تعلیم کے لئے باہر جانے پر بہت problem ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ نے اُن کی بات سُن لی ہے تو اس معاملے میں اُن کی تسلی کروائیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منہیس): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! کیا رولز اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ حزب اختلاف کی طرف سے اگر کوئی سوال آئے تو اُس کے اوپر معزز ممبران حزب اقتدار بھی کوئی ضمنی سوال کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ یہ سوال آپ کی طرف سے ہی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ خصوصی بچوں کو خصوصی تعلیم تو دے ہی رہے ہیں لیکن کیا اس طرح کا کوئی انتظام ہے کہ اُن اداروں یا ہسپتالوں میں اُن خصوصی بچوں کی health care کا کوئی بندوبست موجود ہو اور اگر ایسا کوئی بندوبست موجود نہیں ہے تو کیا حکومت ایسا بندوبست کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منہیس): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بچوں کی health care کے بارے میں سوال کیا ہے تو ہمارے اداروں سے بچے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں refer کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے کچھ hearing impaired بچوں کے cochlear implant کرائے ہیں جو کہ خاصا مہنگا عمل ہے۔ ہم ان کو hearing aid بھی فراہم کرتے ہیں، health facilities فراہم کرنا محکمہ صحت کا کام ہے بچوں کو وہاں refer کیا جاتا ہے اور وہاں انہیں صحت کی پوری سہولیات میسر کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول صاحبہ!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک میں speech therapy بہتر نہیں ہے، باہر کے ممالک میں جو بچے سن نہیں پاتے انہیں lip syncing کے ذریعے سے بھی بولنا سکھا دیتے ہیں لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ جو بچے سن سکتے ہیں لیکن وہ بول نہیں پاتے، شاید ہمارے ٹیچرز اتنے qualified نہیں ہیں کہ جن کی hearing ٹھیک ہے ان کو بولنا بھی سکھا دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہوں گی کہ اگر ان کو private speech therapy کرائی جائے تو اس کے charges بہت زیادہ ہوتے ہیں ایک ہزار روپے سے لے کر دو ہزار روپے فی گھنٹہ ٹیوشن فیس کے طور پر مانگے جاتے ہیں اور اس میں time limit بھی نہیں ہے کہ بچہ پانچ سال، دس سال یا بیس سال میں بولنا سیکھ لے گا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ government level پر کوئی ایسا ٹیوشن سنٹر کھول دیں جہاں بچوں کی speech therapy ہو جائے کیونکہ یہ بہت expensive ہے ان سپیشل بچوں کے والدین پہلے ہی suffer کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں اتنی مہنگی speech therapy afford کرنی پڑتی ہے جو بہت سے لوگ نہیں کرا سکتے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! محکمہ سپیشل ایجوکیشن، ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ اپنے students کو therapy services بھی فراہم کرتا ہے۔ ہمارے اداروں میں speech therapists and experts موجود ہیں جو ان کو therapy services فراہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں صاحب!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! یہاں پر emergency enrolment کی بات ہو رہی تھی میں اسے سمجھ نہیں سکا۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا اس enrolment میں اپوزیشن کے لئے بھی کوٹا ہو گا؟

جناب سپیکر: کس کے لئے؟

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! کیا اپوزیشن کے لئے سپیشل کوٹا ہو گا؟

جناب سپیکر: مجھے افسوس ہے، میں افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ آپ بھی معزز ممبر ہیں اور یہ بھی معزز ممبر ہیں۔ یہ ایوان صرف آپ کا یا میرا نہیں بلکہ یہ ایوان تمام معزز ممبران کا ہے۔ اس ایوان کے تقدس کو پامال نہیں کرنا چاہئے اور سوچ کر بات کرنی چاہئے۔ میں اس پر آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ آپ آئندہ ایسی بات کریں گے تو ایکشن بھی ہو سکتا ہے۔ جی، احمد سعید صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں ابھی انہوں نے enrolment campaign شروع کرنے کی بات کی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ enrolment

campaign کے سلسلے میں حکومت کیا وسائل بروئے کار لا رہی ہے اور لوگوں کی awareness کے لئے کون کون سے sources کو بروئے کار لایا جا رہا ہے؟ اس کے علاوہ اگر کسی جگہ پر ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کے سپیشل بچے ہیں اور اُن کے پاس وسائل کی کمی ہے تو کیا حکومت ان لوگوں کو accommodate کرنے یا انہیں hostel facility دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا ان بچوں کو اپنے پاس رکھنے کے لئے اِن کے پاس کوئی network موجود ہے؟

جناب سپیکر: آپ کس طرح لوگوں میں awareness پیدا کرتے ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہم field officers، اداروں اور خاص طور پر طلباء کے والدین کے ذریعے اس enrolment campaign کو چلاتے ہیں کیونکہ سپیشل بچوں کے والدین کے ایسے لوگوں سے زیادہ روابط ہوتے ہیں جن کے گھروں میں سپیشل بچے ہوتے ہیں۔ ہم اس طریقے سے لوگوں کو motivate کرتے ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میری بات کا مکمل جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے یہ بات کہی تھی کہ ان کے پاس جو رجسٹرڈ کیس ہیں ان کو تو یہ اس طرح سے awareness دے سکتے ہیں لیکن پنجاب کا بہت سا علاقہ ایسا ہے جو دیہاتوں پر مشتمل ہے جہاں لوگوں کو اس بات کا پتا ہی نہیں کہ ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے گورنمنٹ اپنے طور پر کیا کیا کام کر رہی ہے۔ اُن کی awareness کے لئے کیا ٹیلی ویژن، اخبار، بینرز لگا کر یا کسی اور طریقے سے کوئی کام کیا جا رہا ہے اگر نہیں تو کیا محکمہ اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتا ہے یا صرف ان لوگوں کو جو ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں انہی کو اطلاع کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: منیس صاحب! یہ نیکی کا کام ہے اسے کر دیں اس میں کیا برائی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ہم حاضر ہیں اور یہ نیکی کا کام ہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! گورنمنٹ سپیشل بچوں کی تعلیم کے لئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ rural and remote areas میں بھی ایسے بچے ہیں جن کو تعلیم کی طرف مائل کیا جانا چاہئے۔ اس لئے میں ایوان میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم سب ممبران کا دیہی علاقوں کے لوگوں سے رابطہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ بھی ان لوگوں کو motivate کریں کہ

گورنمنٹ یہ یہ educational services provide کر رہی ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے اور ہم town committee level تک ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم اسی طرح ان لوگوں کو education network میں لا سکتے ہیں۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی ایک معزز ممبر نے speech therapy کے حوالے سے پوچھا تھا۔ یہ یقیناً بہت مہنگا کورس ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ services صرف سکول کے اوقات میں فراہم کی جاتی ہیں یا سکول کے اوقات کے بعد بھی جو بچے speech therapy لینا چاہتے ہیں، ان کے لئے سکول کے اوقات کے بعد بھی کوئی arrangement موجود ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں سکول کے اوقات میں ہی ایسا ہو سکتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! speech therapy سکول کے اوقات میں ہی کی جاتی ہے لیکن کوئی پابندی نہیں۔ اگر کوئی ایسا کیس ہو تو سکول کے اوقات کے بعد ضرور ایسی services دی جاتی ہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنیز اختر صاحبہ!

محترمہ کنیز اختر: جناب سپیکر! گونگے بہرے، ذہنی معذور اور جسمانی معذور بچے disable کہلاتے ہیں تو کیا ان کے لئے علیحدہ علیحدہ ادارے ہوتے ہیں؟ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے وہاں پر گونگے بہرے بچوں کے لئے ایک ہی سکول ہے لیکن جسمانی اور ذہنی معذور بچوں کے لئے ایک سکول صرف ایک NGO چلا رہی ہے جس کا نام النسان ہے اور میں بھی اس کی ممبر ہوں۔ اس میں ذہنی معذور بچے ہیں۔ کیا حکومت فیصل آباد میں ذہنی معذور بچوں کے لئے کوئی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میرا دوسرا سوال اسی سے متعلق ہے کہ وہ لڑکیاں جو ذہنی معذور ہیں اور وہ سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں کیا ان لڑکیوں کے لئے کوئی ایسا ادارہ موجود ہے جہاں انہیں تربیت دی جا سکے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب سے ابھی جواب لے لیتے ہیں پہلے کرنل صاحب اپنی رپورٹ دے دیں۔ جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! چند منٹ پہلے صحافی صاحبان نے گیلری سے as protest walkout کیا۔ آپ نے اس پر کمیٹی تشکیل دی جس میں، میں اور

میاں محمد اسلم اقبال جو ابھی ایوان میں موجود نہیں ہیں شاید باہر کھڑے ہیں، ہم باہر گئے تو اسمبلی کے سامنے ان کے عہدیداران کی protest speeches ہو رہی تھیں۔ ہم نے ان سے بات کی کہ ہم facts finding کے لئے آئے ہیں کہ یہ protest کن واقعات پر ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا protest کل کے واقعات پر اور ARY News کے خلاف جو پرچہ درج ہوا ہے اس پر بھی ہے۔ ان کو میں نے یقین دلایا کہ آپ جمہوریت کے ہمارے چوتھے ستون ہو، ہمیشہ ہم آپ کے ساتھ چلے ہیں اور آپ کا جو بھی حق ہو گا وہ آپ کو ملے گا۔ میں نے کہا کہ آپ کا protest سپیکر صاحب تک پہنچا دیتا ہوں جس کے بعد جو بھی فیصلہ ہو گا وہ آپ کو پتا چل جائے گا۔ میں نے ان سے request بھی کی کہ اس پر جو بھی discussion ہو گی آپ پریس گیلری میں بیٹھ کر اس کو سنیں۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ ہم چوبیس گھنٹے یہ protest جاری رکھیں گے لیکن ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تھوڑی دیر بعد گیلری میں آ رہے ہیں۔ یہ بات چیت اُن کے ساتھ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کی مہربانی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بھی گزارش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں بھی اُن دوستوں کے پاس گیا تھا تو پریس گیلری کے صدر بابر ڈوگر صاحب اور ان کے دوسرے رفقائے کار سے میں نے بھی بات کی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹی وی چینل ARY کے اوپر بلوچستان حکومت نے جو ایف آئی آر کاٹی ہے اُس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں پھر بعد میں یہ بات کر لیں۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ میری بات مکمل سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ بات اپنے تیئں نہیں کر رہا بلکہ پریس گیلری کے صدر سے پوچھ کر جہاں اُن کے دوسرے صحافی ساتھی بھی موجود تھے یہ بات تصدیق کروا کر میں اس floor پر کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا protest بلوچستان کی حکومت میں ARY کے خلاف جو ایف آئی آر کاٹی گئی ہے اُس کے اوپر ہے اور ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ ایف آئی آر فوری طور پر واپس لی جائے۔ اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ ہمارے اوپر جو قدغن لگانے کی کوشش کی گئی ہے اس سے بلوچستان حکومت کا آمرانہ چہرہ سامنے آ رہا ہے۔ یہ اُن صحافی بھائیوں کی باتیں ہیں جو میں ایوان تک پہنچا رہا ہوں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ مجھے سننے دیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ بات نہ کریں اور میں اُن سے بھی پوچھوں گا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ کے نمائندے کی حیثیت سے ہم دونوں بھائی گئے تھے۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا کہ کل کے protest کے حوالے سے انہوں نے بات نہیں کی۔۔۔

جناب سپیکر: بس وہ بات ہو گئی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل کا جو واقعہ ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس بات کو آپ چھوڑیں۔ صرف یہ بتائیں کہ وہ آ رہے ہیں یا نہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ہم ابھی protest کر رہے ہیں اور بعد میں ہم اپنا لائحہ عمل آپ کو بتاتے ہیں کہ ہم نے ایوان کے اندر کب آنا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ یہ تو dishonesty ہے کہ ایک منسٹر یہاں آ کر بات کر رہا ہے لیکن ان پر یقین نہیں کیا جا رہا۔ کل کے واقعہ میں میڈیا کا اسلم نامی بندہ جو زخمی ہوا ہے میں ان کے پاس ساڑھے چھ گھنٹے رہا ہوں اور وہاں کھڑے ہو کر اس بچے کا آپریشن کروایا ہے جس کا ابھی تک دوسرا آپریشن ہونا ہے لیکن یہ اس کے بارے میں بات نہیں کر رہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو منانے کے لئے بھیجا تھا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب صحیح طرح explain نہیں کر رہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایسی بات ہی نہیں کی ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے مکمل طور پر بات کی ہے اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ میں نے سن لی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے یہ بات ہی نہیں کی اور اگر یہ بات کو بڑھانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترم! میں نے وہ بات سن لی ہے۔ آپ کی مہربانی ہے۔ ایسے نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہوں نے مٹی کے تیل کی بوتل اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے تاکہ اسے موقع پر استعمال کر سکیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہ کریں۔ ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب واحترام کے ساتھ آپ سے بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! میری بات سنیں۔ ان کا protest دونوں حوالے سے ہے جو بات مجھے بتائی گئی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! وہ بات کو چھپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کسی نے بات نہیں چھپائی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کرتا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے لیکن میں کوئی دوسری بات کرنا چاہتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے اسی وقت ہی کہا تھا کہ سندھو صاحب ہمارے ساتھ چلے جائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں کوئی دوسری بات کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے سننے دیں۔ میں آپ کو موقع دوں گا لیکن ابھی مجھے ان کی بات سننے دیں۔ Let him speak

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر میری بات نہیں سننی تو پھر میں ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ:

جو زہر پی چکا ہوں تم ہی نے مجھ کو دیا
اب تم تو زندگی کی دعائیں مجھے نہ دو

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ کرنل صاحب! آپ بات کریں۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کی مہربانی۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ میں نے floor کرنل صاحب کو دیا ہے۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! ان کا جو issue بلوچستان کے حوالے سے ہے وہ ہمیں دیکھنا چاہئے اور اس کو حل کرنے کے لئے کمیٹی بنانی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ کی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ صوبائی خود مختاری کی بات ہے تو کیا ہم اس ایوان میں کمیٹی بنا سکتے ہیں؟

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! صحافی بھائیوں کا issue وہی ہے جو کل تھا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ Please this is no way. میں نے floor کرنل صاحب کو دیا ہے وہ بات کریں گے۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! میں نے مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کرنل صاحب کو بات کرنے دیں اور مجھے مجبور نہ کریں۔ آپ کی مہربانی ہے۔ This is no way جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال ہمارے بڑے قریبی ہیں اور میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں لیکن میں آج اس ایوان میں حیران ہوں کہ انہوں نے ایسی statement بنائی ہے جو بہت حیران کن ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات نہ کریں۔ انہوں نے دونوں کو focus کیا ہے اور کہا ہے کہ کل کے حوالے سے بھی وہ احتجاج کر رہے ہیں اور بلوچستان کے issue پر بھی کر رہے ہیں۔ ایسی بات آپ نہ کریں کیونکہ انہوں نے دونوں باتیں کی ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے اپنے صحافی بھائیوں سے categorically پوچھا ہے کہ آپ کے کون کون سے issues ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دو issues ہیں۔ ایک issue یہ ہے کہ ہمارے اوپر PTI کی طرف سے جو تشدد ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے وہ بات بھی سن لی ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): اور دوسرا ان پر جو FIR کاٹی گئی ہے اس پر ہے۔ یہ ان کے دو مطالبات تھے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اب آپ بتائیں کہ وہ پریس گیلری میں تشریف لا رہے ہیں یا نہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر پریس گیلری کے صدر بابر ڈوگر صاحب ابھی آ جاتے ہیں جنہیں میں آپ کی اجازت سے آپ کے چیمبر میں لے کر آ جاؤں گا اور جو بات انہوں نے کی ہے آپ اُن سے بھی پوچھ لیجئے گا کیونکہ میں نے ان کے رفقائے کار سے بھی پوچھا ہے۔ میں نے ابھی یہ قطعاً نہیں کہا کہ کل کے واقعہ کے اوپر وہ احتجاج نہیں کر رہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ وہ باہر کل کے واقعہ پر بھی احتجاج کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: You are right on this.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کل ہماری قرارداد پر جہاں سے سلسلہ ٹوٹا تھا مہربانی کر کے وہیں سے اسے جوڑا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے افسوس ہے کیونکہ Question Hour ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب آپ کا جواب نہیں آ پائے گا۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ضلع لاہور: خصوصی تعلیم کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*108: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں خصوصی تعلیم کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں کے لئے کتنی رقم مالی سال 12-2011 کے دوران مختص کی گئی تھی؟

(ج) ہر ادارے میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) کیا ہر ادارے کے پاس بچوں کے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع لاہور میں ضلعی حکومت کے زیر انتظام خصوصی تعلیم کے 16 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا خصوصی تعلیم کے ان اداروں کے لئے مالی سال 12-2011 کے دوران 30,96,03,929/- روپے کی رقم مختص کی گئی ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی کل تعداد 2764 ہے ادارہ وار بچوں کی تعداد (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 818 ہے ادارہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! ہر ادارے کے پاس بچوں کے لئے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں جن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 17 جو پتا نہیں کب سے چل رہی ہے، رانا صاحب! اس تحریک کا جواب آگیا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل ہماری تحریک التوائے کار تھی جس پر بحث جاری تھی۔ ہمارے معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال ابھی بات کر رہے تھے کہ اس دوران آپ نے اجلاس adjourn کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: اس دوران adjourn کیا تھا؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جی، آپ نے اجلاس آج تک کے لئے adjourn کیا تھا لہذا وہیں سے اس سلسلے کو دوبارہ take up کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کیا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلے آپ نے آدھ گھنٹہ کے لئے کیا تھا بعد میں آج صبح تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا تھا۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: جی، welcome back ہم آپ صحافی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میاں صاحب! میری بات سنیں۔ میں آپ سے زیادہ بات نہیں کر پاؤں گا کیونکہ مجھے آپ کا بہت احترام ہے لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کی یہ تحریک التوائے کار کل move ہو چکی ہے، اس پر بات بھی ہو چکی ہے اور اب اس کا جواب آنا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے الفاظ اس کارروائی کا حصہ ہیں جو آپ نے کل فرمائے تھے۔ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جن بندوں کے نام اس قرارداد کے اندر موجود ہیں وہ بول سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چار بندے تھے۔اگر ٹائم ملا تو میں دے دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!آپ نے فرمایا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو ممبران بھی قرارداد جمع کرواتے ہیں ان میں سے کوئی بھیmove کر سکتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں اپنے پاس سے کوئی لفظ نہیں کہہ رہا۔آپ نے کل ایوان میں فرمایا تھا کہ جن بندوں کے نام ہیں وہ بولیں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی!میں نے کل کی بات کی تھی ناں،آج کی بات تو نہیں کی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!کل جب کارروائی ختم ہو گئی تو۔۔۔

جناب سپیکر: اگر مجھے ٹائم ملے گا تو پھر آپ کو ضرور ٹائم دے دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: نہیں،جناب سپیکر!آپ اس تحریک التوائے کار کا فیصلہ فرمادیں جو آپ نے take up کی ہوئی ہے اور آپ اب اسے کسrule کے تحت take up نہیں کر رہے تو وہ آپ فرمادیں تاکہ ہم چپ کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: اگر rules کی بات پر جائیں گے تو آپ کے خلاف بات جائے گی جسے میں اچھا نہیں سمجھتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ اگر وہ ہمارے خلاف جا رہی ہے تو پھر ہمیں بولنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس میں ہمارے دو محرکین کو اظہار خیال کا موقع نہیں دیا گیا لہذا انہیں اگر دو دو،تین تین منٹ اس پر اظہار خیال کا موقع فراہم کر دیں تو اس سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی۔اس کے بعد حکومتی بنچوں کا مؤقف بھی سامنے آجائے اور پھر آپ اسے نمٹادیں۔ایک اتنا اہم مسئلہ تھا اور باہر ایک حادثہ ہو گیا جس پر اس معزز ایوان میں پورے طریقے سے آپ نے اسے take up بھی کیا جس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔یہاں

پر بات بھی ہو رہی تھی اور جہاں سے یہ سلسلہ منقطع ہوا وہیں سے آپ دوبارہ شروع کروا دیں۔اس کے بعد وزیر قانون کا جو بھی مؤقف ہے وہ سامنے آ جائے اور پھر آپ اسے نمٹا دیں۔

جناب سپیکر: دو ممبر رہ گئے ہیں اور باقی تو سارے ممبر میرے خیال میں بات کر گئے تھے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل کی جو proceedings ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ریکارڈ اس بات کی بالکل گواہی دے گا کہ کل جب تحریک التوائے کار محترم قائد حزب اختلاف نے پیش کی جس کے بعد انہوں نے بات کی پھر اس کے بعد میاں محمد اسلم اقبال بات کر رہے تھے، انہوں نے پھر اس پر احتجاج اور نعرے بازی شروع کر دی۔آپ نے انہیں کوئی دس مرتبہ کہا کہ آپ بات کریں، میاں محمد اسلم اقبال آپ بات کریں لیکن انہوں نے بات کرنے کی بجائے نعرے بازی کو ترجیح دی اور اس کے بعد ایوان adjourn ہو گیا لیکن وہ بزنس pending نہیں ہوا بلکہ وہ کل dispose of ہو گیا۔اگر کل یہ اس بحث کو آج کے لئے pending کروا لیتے تو ان کی یہ بات valid تھی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کل جس قسم کی غنڈہ گردی اور تشدد صحافیوں کے ساتھ باہر کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی اور آج پورا میڈیا باہر احتجاج کر رہا ہے۔انہوں نے اپنا مقدمہ درج کروایا ہے جس میں چودھری اعجاز صاحب جو تحریک انصاف پنجاب کے صدر ہیں، انہیں اور ان کے ساتھ تحریک انصاف کے درجنوں کارکنوں کو انہوں نے ملزم نامزد کیا ہے اور ان کا یہ مطالبہ ہے کہ انہیں گرفتار کیا جائے۔میں باہر سے ابھی جب اسمبلی آ رہا تھا۔۔۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر: وہ تو خود ان باتوں کو condemn کرتے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر وہ condemn کرتے ہیں تو پھر یہ ملزم پیش کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کے جو درجنوں کارکن ہیں، جنہوں نے باہر غنڈہ گردی کی ہے، میاں محمود الرشید صاحب ان ملزموں کو پیش کریں ورنہ پھر یہ کل کو کہیں گے کہ پولیس ہمارے گھروں پر raid کر رہی

ہے۔یہ ملزموں کو پیش کریں اور جب تک ملزموں کو پیش نہیں کریں گے بات آگے نہیں بڑھے گی ورنہ یا تو پھر ہمیں یہ اس بات کی اجازت دیں کہ ہم چودھری اعجاز کو گرفتار کر کے ان سے ملزموں کے نام اگلوائیں۔ان کا الزام یہ بھی ہے کہ میاں محمود الرشید صاحب کو ملزموں کا پتا ہے اور میاں محمود الرشید صاحب ملزموں کو پیش کریں اور اس کے بعد بات آگے بڑھے گی۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر کے علاوہ باقی معزز ممبران حزب اختلاف
اپنی اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور مچائے شور"،"دھاندلی ٹھاہ"اور"پولیس گردی ہائے ہائے"کی نعرہ بازی)

Order please, order please. (Interruptions)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار بھی اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر
"غنڈہ گردی نامنظور"،"صحافیوں پر تشدد نامنظور"کی نعرہ بازی کرنے لگے)

Order please. Order in the House. Order please, order please, order please. Order in the House. Order please, order please, order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے،
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی"کی نعرہ بازی)

Order in the House, order in the House, order please, order please, order please, order please, order in the House, order in the House, order in the House.

مجھے بات کرنے دیں۔مجھے بات کرنے دیں،آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔میں کہتا ہوں کہ مجھے بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے"شرم کرو حیا کرو"کی نعرہ بازی)
(قطع کلامیاں)

Order in the House, order in the House, order in the House, order in the House, order please, order please

(اس مرحلہ پر میڈیا کے باقی صحافی حضرت بھی واک آؤٹ ختم کر کے
ایوان کی پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

میں تمام میڈیا کا شکر گزار ہوں کہ وہ واپس ایوان میں تشریف لائے اور میں انہیں welcome کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

Order in the House. Order in the House. Order in the House. Order please.

معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور ایسا نہ کریں۔ مجھے میاں محمود الرشید کی بات سننے دیں۔ (قطع کلامیاں)

میں معزز ممبران سے کہتا ہوں کہ مجھے بات کرنے دیں اور میں ان سے بات کرتا ہوں اس لئے خاموشی اختیار کریں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

معزز ممبران ایک دوسرے کی طرف اشارے نہ کریں، مہربانی ہو گی۔

Order in the House, order in the House, order in the House, order please, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

میاں صاحب! میں نے آپ سے کل کہا تھا اور ریکارڈ موجود ہے اور گواہ ہے۔ ,Order please order in the House order in the House میری بات سنیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "پہلے ہمیں سنیں" کی آوازیں)

دیکھیں، پہلے میری بات سنیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جب آپ بار بار میرے کہنے کے باوجود بضد ہیں اور میں نے آپ کو categorically یہ بات کہی کہ اب آپ کا ٹائم ہے، آدھ گھنٹہ اس کا وقت ہوتا ہے۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ریکارڈ منگوائیں" کی آوازیں)

میں ریکارڈ بھی منگوا لیتا ہوں اور اگر ٹائم ختم ہو گیا تو پھر اس کے بعد میں آپ کو وقت نہیں دوں گا۔ آپ کا جو main issue تھا وہ تو میں نے کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے)

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! کل آپ نے جب ایوان adjourn کیا تو یہاں صرف ہماری طرف سے نہیں بلکہ نعرہ بازی دوسری طرف سے شروع ہوئی جس کے جواب میں دونوں اطراف سے نعرہ بازی شروع ہو گئی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): آپ آرڈر کریں تو یہ لوگ بھی خاموش ہو جائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کل بھی پہلے آپ کی طرف سے نعرہ بازی شروع ہوئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! صحافی بھائیوں کے ساتھ جو کچھ ہوا اس پر ہم نے کل یہاں پر معذرت بھی کی اور انہیں منانے کے لئے بھی گئے۔ آج جو کچھ حکومتی سطح پر صحافیوں کے ساتھ بلوچستان میں ہوا ہے اس کی یہ بات نہیں کرتے۔ جو حکومتی سطح پر صحافیوں کے آزادیٔ رائے کا قتل کیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, order please.

مجھے بات کرنے دیں، یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی مہربانی، صرف ایک منٹ کے لئے میری بات سن لیں۔ میاں صاحب! اس پر آپ کے دو صاحبان بولے ہیں میں نے آپ کے احترام کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ rules کے مطابق تحریک التوائے کار ایک ممبر ہی نے move کرنی ہوتی ہے وہ دو تو نہیں کر سکتے لیکن میں نے کہا کہ بجائے اس کے کہ اس پر کوئی کھپ پڑے تو میں نے اس کو مناسب سمجھا کہ آپ کو time دے دیا جائے۔ پھر میں آپ کو یہ کہتا رہا ہوں کہ دیکھیں یہ time آپ کا ہے اور تحریک التوائے کار کا وقت آدھ گھنٹہ ہوتا ہے۔ اس دوران اگر آپ اپنی بات نہیں کر پائیں گے تو پھر آپ اپنا موقع اپنے ہاتھ سے خود گنوائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب تک آپ ایوان کو in order نہیں کریں گے اس وقت تک میں اس پر کیوں بولوں؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اُدھر سے کھپ پڑ رہی ہے اور آپ ایوان کو in order رہنے کے لئے نہیں کہہ رہے ہیں تو اس طرح سے پھر میں تو بات نہیں کروں گا۔ میں تو اُس وقت بات کروں گا جب سب سن رہے ہوں گے۔ میں ان کا پابند نہیں ہوں کہ یہ احتجاج کر رہے ہوں اور میں بولتا جاؤں۔

جناب سپیکر: آپ ساری باتیں استحقاق کمیٹی میں کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں بھی آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ میں rules کو violate نہیں کر پاؤں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے کل آپ سے ایک گزارش کی تھی کہ اس بات پر ہمیں ruling چاہئے کہ جب سیشن چل رہا ہو تو کیا کسی ممبر اسمبلی کو سپیکر کی اجازت کے بغیر arrest کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ سب کے لئے ہے یہ صرف ہمارے لئے نہیں ہے اس کے اوپر ruling دی جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اس پر ruling دوں گا، میں یہ ruling reserve رکھتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ۔ میں دوسری بات یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ جب تک House in order نہیں ہو گا اس پر ہم کیا بات کریں گے؟

جناب سپیکر: احمد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: اپنی اپنی باری پر سب بولیں۔

MR SPEAKER: Order please, order please.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب rules provide کرتے ہوں کہ سپیکر کو intimate کئے بغیر ممبر کو arrest نہیں کر سکتے تو پھر ruling کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ایک دن کا بزنس dispose of ہو چکا ہو تو آج ہم جتنی بھی گفتگو کر رہے ہیں یا تو آپ rules کو suspend کر دیں اور اس کے بعد آپ اجازت دیں پھر تو بات ہو سکتی ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات نہیں ہو سکتی۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ میں ان کی بات سن رہا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب ایک منسٹر سوالوں کے جوابات دے رہا ہو اور ایجنڈے پر سوالوں کے جوابات ہوں تو اس پر بات کی جاتی ہے۔ جب پورے سوالات کے جواب نہ دیئے جا سکیں تو

پھر منسٹر کہتا ہے کہ میں نے اپنے سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے ہیں۔ کل جب آپ نے ایوان کو آج کے دن کے لئے adjourn کیا تھا تو ایوان میں یہ بات کہاں پر note کروائی گئی کہ پچھلی ساری proceedings اب ختم ہو گئی ہیں کل نئے سرے سے ہوں گی؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو ٹائم دیا تھا۔ یہ بات منسٹر صاحب کے نوٹس میں آ گئی ہے اس کا جواب وہ یقیناً دیں گے آپ اس بات پر مطمئن رہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان کے اندر حکومت نے ARY چینل کے مالکان اور صحافیوں پر جو بدمعاشی کی ہے میں نے اس سلسلے میں قرارداد جمع کروائی ہے۔ بلوچستان میں حکومت نے ARY چینل کے مالکان اور صحافیوں پر۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جب یہ قرارداد میرے دفتر میں آئے گی پھر اس پر کارروائی کریں۔ میاں صاحب! آپ مہربانی کریں rule 86 بھی پڑھ لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ قائد حزب اختلاف سے بھی اس بارے میں رائے لے لیں کہ ایک تو issue تحریک انصاف کے دوست یا قائد حزب اختلاف نے اٹھایا ہے جو اس دن ان کا protest تھا اور اس پر ان کا یہ مؤقف ہے کہ ان کے ساتھ انتظامیہ نے تجاوز کیا اور زیادتی کی۔ اس کے بعد کل ایک معاملہ میڈیا کے حوالے سے درپیش آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے چیمبر میں ہمارے میڈیا کے جو پریس گیلری کے صدر اور سیکرٹری ہیں ان کو بلا لیں، قائد حزب اختلاف تشریف لے آئیں اور میں بھی وہاں حاضر ہو جاتا ہوں کیونکہ اس وقت میڈیا کا باہر بہت پریشر ہے۔ وہ ہمیں اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ تحریک انصاف [*******] (شور وغل)

میں قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا کہ [*********] پھر گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں گی۔ (شور وغل)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 764 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جو الفاظ ایسے ہیں جن سے کسی معزز ممبر کی عزت نفس پر حرف آتا ہو تو ان کو حذف کر دیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان کے یہ ریمارکس کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ [*************] سارا کچھ کروایا ہے۔ (شور و غل)

انہوں نے بلوچستان میں ARY پر ایف آئی آر درج کرا کر آزادی صحافت کا قتل کیا ہے۔ آزادی صحافت پر یہ قاتلانہ حملہ ہے جو انہوں نے وہاں پر ایف آئی آر کٹائی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس طرح کی بات یہاں اس ایوان کے اندر کریں۔ یہ ہمارے سامنے ایسی بات کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ سارا کچھ ان [*********] کی طرف سے ہوا ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: میں آپ کا مشکور ہوں، بڑی مہربانی۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر سے کہتا ہوں کہ اگر وہ تحریک انصاف کے لوگ نہیں تھے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): رانا ثناء اللہ خان اپنے الفاظ واپس لے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کرا دیئے ہیں۔ آپ کے بھی کروائے ہیں اور ان کے بھی کروائے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): رانا ثناء اللہ خان اپنے الفاظ واپس لے گا تو یہ ایوان چلے گا ورنہ یہ نہیں چلے گا۔ جب تک یہ اپنے الفاظ واپس نہیں لیں گے اُس وقت تک ہم ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: دیکھیں، ایسا نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): رانا ثناء اللہ خان اپنے الفاظ واپس لے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں ان کی بات سننے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظالموں جواب دو ظلم کا حساب دو"
اور غنڈہ گردی نہیں چلے گی، وزیر گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

دیکھیں، ایسانہ کریں، آپ کی مہربانی۔ میں دونوں کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کی مہربانی اس طرح نہ کریں۔ یہ دونوں طرف کا رویہ مناسب نہیں ہے۔ میں اس کو ٹھیک نہیں سمجھتا۔ (شور وغل)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "وزیر گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ملزم کو پیش کرو" کی نعرہ بازی)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات نہیں سننی۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہ ایوان چلے گا، غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

Order in the House. Order please, order please.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ملزم کو پیش کرو" کی مسلسل نعرہ بازی)

Order in the House. Order please, order.

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "غنڈہ گردی بند کرو" کی مسلسل نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "تحریک انصاف کی ناانصافی بند کرو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کی نعرہ بازی)

Order in the House. Order please, order.

میاں صاحب! آپ اپنی بات کریں اور ان کو بٹھائیں۔ آپ بیٹھیں ان کو بات کرنے دیں۔ (شور وغل)

Order please order in the House. I say order in the House.

آپ لوگ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، آپ بول لیں جو بولنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ ایوان کا ماحول اچھا بھلا چل رہا تھا رانا ثناء اللہ نے انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، ان کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے floor پر اگر وہ اس طرح کی بات کریں گے تو اس کا جواب پھر ہمیں دینا آتا ہے اور ہم دیں گے۔

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہمیں بھی جواب دینا آتا ہے" کی آوازیں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): انہوں نے انتہائی غلط بات کی ہے کہ PTI کے بھیس میں غنڈے چھپے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ میری بات سن لیں۔ دونوں طرف سے جو بھی غیر مہذب الفاظ استعمال کرتے ہیں میں نے ان کو کہہ دیا ہے کہ ان کو حذف کیا جائے۔ جو بھی ہے چاہے ادھر سے آئے یا اُدھر سے آئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ پہلے ایوان میں تسلی کر لی جائے، غلط الفاظ بول لئے جائیں اور اس کے بعد آپ حکم فرما دیں کہ حذف کر دیئے جائیں جو لفظ انہوں نے کہے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں آپ سے بھی کہتا ہوں، ان سے بھی کہتا ہوں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: پھر ہمیں بھی حق حاصل ہے کہ ہم بھی وہ لفظ کہہ سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کو pass out نہ کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو میرے لفظوں پر اعتراض کیا ہے میں نے یہ قطعاً نہیں کہا۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے بارے میں نہیں کہا، یہ بات ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا کہ [******] یعنی میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Please, order in the House.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ قائد حزب اختلاف میری بات سننے کے بعد اس پر react بھی کریں اور جواب بھی دیں۔ قائد حزب اختلاف دو لفظوں میں یہ بات کہہ دیں کہ صحافیوں کے ساتھ جو کل واقعہ پیش آیا وہ غنڈہ گردی نہیں تھا اگر وہ غنڈہ گردی نہیں تھا تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اگر وہ غنڈہ گردی تھا تو پھر کرنے والے۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے [*********] آوازیں)

جناب سپیکر: بات سنیں! جب لیڈر آف دی اپوزیشن کو floor میں نے دیا ہے تو آپ مہربانی کیا کریں۔ ایسے نہ کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کو کہہ رہا ہوں۔ جی، راناصاحب! فرمائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پرسوں جو واقعہ پیش آیا وہ تحریک انصاف یا قائد حزب اختلاف کی دانست میں غنڈہ گردی ہے تو جو کل واقعہ صحافیوں کے ساتھ پیش آیا۔ یا تو وہ یہ فرمادیں کہ وہ ایک بہت اچھا عمل تھا اور غنڈہ گردی نہیں تھا تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں اور اگر کل صحافیوں سے غنڈہ گردی ہوئی ہے تو پھر ان غنڈوں کو کون پیش کرے گا؟ پھر قائد حزب اختلاف کی ذمہ داری ہے کہ یہ ان کو پیش کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 772 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: بس کریں۔ جی، آپ بولیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کل جو بھی واقعہ ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سُنیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): اس پر on record ہم نے یہاں پر بھی اور۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جو بھی واقعہ ہوا، تشدد ہوا۔

MR SPEAKER: Order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ہم نے باہر جا کر بھی میڈیا سے اظہار معذرت کیا۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کے الفاظ سُنے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ایوان میں بھی اظہار معذرت کیا، اب پھر کر رہے ہیں کہ قطعی طور پر ہمارا اس طرح کا کوئی ارادہ نہ تھا، اگر ورکرز کا کوئی ایسا حادثہ ہو گیا ہے تو ہم نے اس پر اظہار افسوس کیا اور یہ کہا کہ اگر پی ٹی آئی کے کسی کارکن کی طرف سے یہ زیادتی ہوئی ہے تو ہم اس کے خلاف سخت ترین تادیبی کارروائی کریں گے، انہیں پارٹی سے expel کریں گے، ہم نے یہ بات کی لیکن جو حکومتی ممبران کی طرف سے، میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: .Order please ان کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جس طرح کی غلیظ زبان ہماری لیڈرشپ کے بارے میں اسمبلی کے۔۔۔

میاں طاہر: کسی نے کوئی ایسی زبان استعمال نہیں کی۔

جناب سپیکر: محترم! میں نے floor اُن کو دیا ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اقتدار محترمہ فرزانہ بٹ
نے ایوان میں پلے کارڈ لہرایا جس پر "یہودی لابی، نامنظور" کا نعرہ درج تھا)

(معزز ممبران حزب اقتدار شیخ اعجاز احمد، ملک محمد وحید، جناب محمد وحید گل،
میاں طاہر، جناب طارق مسیح گل اپنی اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

آپ کی مہربانی، مجھے ان کی بات سُننے دیں۔ میں نے floorان کو دیا ہے۔ جی، آپ بات کریں۔Be in order. Please be in order.آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کی مہربانی ہے، میں بات سُن رہا ہوں۔
(قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ان غنڈوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے بات سُننی ہے یا میں نے سُننی ہے؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)
I said not allowed.جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کر رہا تھا کہ ہم نے اس واقعہ کو افسوسناک قرار دیا، اس واقعہ کی مذمت کی اور جو ہمارا صحافی دوست زخمی ہوا تھا اس کی تیمارداری کے لئے ہم ہسپتال بھی گئے، ہمارے ایم پی ایز بھی وہاں دیر تک رہے۔ اس واقعہ کی ہم اپنے طور پر انکوائری بھی کر رہے ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کل یہاں پر کچھ خواتین ایم پی اے اور دوسرے ایم پی ایز جو حکومتی بنچوں پر تھے انہوں نے جو غلیظ زبان ہماری لیڈرشپ کے لئے استعمال کی، اسمبلی کے احاطہ میں، باہر سیڑھیوں پر، اگر میں اپنے ممبران اور خواتین ممبران کو نہ روکتا تو وہ گتھم گتھا ہوتے اور مار کٹائی ہوتی لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکومتی ممبران نے وہاں پر خاص طور پر خواتین ممبران نے انتہائی۔۔۔(شور و غل)

MR SPEAKER: Order in the House, Order in the House. Order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): انتہائی گندی زبان ہمارے leaders کے بارے میں وہاں پر استعمال کی گئی۔

MR SPEAKER: Order please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): دوسری بات یہ کہ جو رانا ثناء اللہ خان نے بات کی ہے اس پر ہم پہلے معذرت کر چکے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتی سطح پر ARY کے تمام سٹاف کے اوپر جو ایف آئی آر درج ہوئی ہے وہ زیادہ بڑا جرم ہے۔ اس پر یہ معافی مانگیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

کل کا واقعہ کسی ورکر کی طرف سے، حادثاتاً یا غلط فہمی کی بنیاد پر ہو گیا ہم نے معذرت کی، ہم نے اس کے خلاف کارروائی کا بھی وعدہ کیا لیکن یہ ARY کے اوپر۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ معاملہ پنجاب گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جو حکومتی سرپرستی میں ایف آئی آر درج ہوئی ہے، یہ آزادئ صحافت کا قتل ہے۔ یہ بھی معافی مانگیں اور حکومت اس ایف آئی آر کو فوری طور پر ختم کرنے کا اعلان کرے اور ہماری یہ جو out of turn قرارداد ہے اس کو آپ take up کریں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار شیخ اعجاز احمد، ملک محمد وحید، جناب محمد وحید گل،
میاں طاہر، جناب طارق مسیح گل اپنی اپنی نشستوں سے احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: کیا کر رہے ہیں؟ جی، سُننے دیں۔ (قطع کلامیاں)

مجھے ان کی بات سُننے دیں، مجھے ان کی بات تو سننے دیں۔ (شور وغل)

Order please, Order please.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم قراردادوں کی طرف آرہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: بولیں جی، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اقتدار محترمہ رخسانہ کوکب
نے ایوان میں پلے کارڈ لہرایا جس پر "یہودی لابی، نامنظور" کا نعرہ درج تھا)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ House in order نہیں ہے، خواتین بول رہی ہیں۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, Order please.

میاں محمد اسلم اقبال: ایک بات جو میں یہاں پر کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ۔۔۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

جناب سپیکر: اسلم اقبال صاحب! میں آپ کو ٹائم دوں گا، آپ مجھے راجہ صاحب کی بات سننے دیں۔ جی، فرمائیں!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!قائد حزب اختلاف نے اپنا مؤقف بیان کر دیا ہے۔اب وزیر قانون اس کا جواب دیں۔آج یہ بات clear کر دیں کہ قائد حزب اختلاف کون ہے؟ اگر میاں صاحب قائد حزب اختلاف ہیں تو final verdict ان کا ہو گا اگر قائد حزب اختلاف نے بات کر دی ہے تو اس کے بعد وزیر قانون کا مؤقف سنا جائے۔

جناب سپیکر: جی،آپ بات کر لیں پھر میں لاء منسٹر کو بلاؤں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!اس ایوان کے اندر جس طرح یہ banner لے کر آئے ہیں۔ہم نے احتجاج کیا۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

میاں محمد اسلم اقبال: یہ جو chart اور banner لے کر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کون ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: یہ نئی روایات کو۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو باہر نکالیں۔محترمہ!آپ پانچ منٹ کے لئے باہر جائیں گی۔آپ ابھی جائیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کو پانچ منٹ کے لئے کہہ رہا ہوں،آپ پانچ منٹ کے لئے باہر جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اقتدار محترمہ رخسانہ کوکب ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Yes, yes.

جناب سپیکر: جی، محترم!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!میں نے آپ سے مؤدبانہ گزارش کی تھی کہ ہم میں سے کوئی بندہ بھی protest کے لئے اپنی جگہ سے نکل کر آگے نہیں گیا،اپنی جگہ کھڑے ہو کر اچھے طریقے سے جو ہمارا جمہوری حق بنتا ہے اس کے مطابق ہم اپنا احتجاج کر رہے ہیں۔دوسرا ہم نے اس دن پہلے احتجاج کیا، ہم chart لے کر آئے، ہم banners لے کر آئے لیکن ہم ایوان کے تقدس کے لئے وہ ایوان میں نہیں لائے کیونکہ ہمارے سپیکر صاحب نے کہا ہوا ہے کہ آپ اندر نہیں لے کر آئیں گے، ہم نے باہر سیڑھیوں پر بیٹھ کر احتجاج کیا جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا حق ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: دوسری بات لاء منسٹر صاحب میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، بڑے بھائی ہیں، میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں، ان کے پاس لاء منسٹر کا عہدہ ہے، ان کے پاس [*******]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے، ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جی، بڑی مہربانی۔ اب آپ بیٹھیں گے، اب آپ تشریف رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہودی لابی، نامنظور" کی نعرہ بازی)

جی، وزیر قانون!

جناب محمد وحید گل: یہ یہودی لابی ہے، ان کو باہر نکالا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے الفاظ نہ استعمال کیا کریں۔ بڑی مہربانی۔ جی، وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے انہوں نے غلط کہا ہے،
یہ اپنے الفاظ واپس لیں کی آوازیں)

لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔ کیا آپ بات کرنا چاہیں گے، جواب دینا چاہتے ہیں، آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟۔۔۔

میں نے ایسے الفاظ کارروائی سے حذف کرنے کا کہہ دیا ہے۔ (شور وغل)

میرے خیال میں اب serious ہو جائیں، مہربانی کریں۔ جی، مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ کہے ہیں، ان کو پانچ منٹ کے لئے ایوان سے باہر نکالا جائے۔

قرار دادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

Order please, order please. Order in the House.

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

آج Private Members' Dayہے۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔پہلی قرارداد۔۔۔

محترمہ فرزانہ بٹ:جناب سپیکر!میاں محمد اسلم اقبال کو بھی غیر شائستہ الفاظ بولنے پر باہر نکالیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کیا کر رہی ہیں؟یہ شیخ علاؤالدین صاحب کی قرارداد ہے وہ اسے پیش کریں۔ جی،شیخ علاؤالدین صاحب!

ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک کچہری روڈ کا نام تبدیل کر کے Leitner Roadرکھا جائے

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک واقع کچہری روڈ کا نام تبدیل کر کے Leitner Roadکر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی،یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک واقع کچہری روڈ کا نام تبدیل کر کے Leitner Roadکر دیا جائے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میں اس کو opposeکرتا ہوں۔شیخ صاحب اس کی reasonبتائیں کہ وہ کیوں ایسا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی،وہ بتائیں گے۔

DR SYED WASEEM AKHTER: Sir! I oppose.

MIAN MUHAMMAD ASLAM IQBAL: Sir! I oppose.

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:.I opposeجناب سپیکر!روڈ کا نام کسی انگریز سائنس دان کے نام پر نہ رکھا جائے۔سائنس دان بہت ہوتے ہیں کوئی اسلامی نام لے کر آئیں۔

جناب سپیکر:آپ کی بڑی مہربانی،آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بات شروع کرنے سے پہلے معزز ممبر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ انگریز تھا؟ بغیر وجہ کے کسی کو بات نہیں کرنی چاہئے پہلے معزز ممبر یہ بتادیں کہ DR. LEITNER انگریز تھا؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے oppose کیا ہے، وہ اپنی بات کریں گے آپ اپنی بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات بہت ذمہ داری سے کرنی چاہئے۔ یہ دس کروڑ عوام کا ایوان ہے، بغیر وجہ، بغیر پڑھے لکھے بات کر دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنی بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Dr. Leitner وہ شخصیت ہے جو گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل تھے اور پنجاب یونیورسٹی کے بانی تھے، وہ Hungary کے رہنے والے شخص تھے، انہوں نے پنجاب کے اس علاقہ میں تعلیم کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں اور کچہری روڈ کو ان کے نام سے منسوب کرنا اس لئے ضروری ہے، چیزوں کا اسلامی نام رکھنے کے بعد یہ سمجھ لینا کہ ہم نے بڑی توپ چلا دی ہے، ہم بہت بڑے فنکار ہیں، ان لوگوں کو یاد نہ رکھنا جنہوں نے اس علاقے میں آکر وہ تعلیم دی جس کی وجہ سے آج ہم میڈیکل میں، انجینئرنگ میں کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں؟ Dr. Leitner نے اس وقت یہ کہا تھا جب انگریزوں کا دور تھا اور ایسٹ انڈیا کمپنی ختم ہو رہی تھی جب 1849 میں پنجاب کو crown نے takeover کیا تو he was the man جس نے یہ کہا تھا کہ پنجاب کی اپنی تعلیم بہت اچھی ہے اور وہ اس کو لے کر آگے چلے تھے۔ ایسی عظیم شخصیت کو ہم کیوں نہ خراج تحسین پیش کریں؟ اگر اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگ جن کا پنجاب یونیورسٹی سے کوئی بھی تعلق ہے خدا کے لئے اپنے آپ کو پہچانیں کہ اگر Dr. Leitner نہ ہوتا تو انگریزوں نے پنجاب یونیورسٹی کا سنگ بنیاد نہیں رکھنا تھا، گورنمنٹ کالج کا سنگ بنیاد نہیں رکھنا تھا۔ گورنمنٹ کالج کی وہ جگہ جہاں آج گورنمنٹ کالج ہے وہ سکھوں کی ایک چھاؤنی تھی۔ اس شخص نے جس کا اس دھرتی سے کوئی تعلق نہیں تھا اس نے ہمارے بزرگوں کو وہ تعلیم دی جن کی وجہ سے آج ہم یہاں پر تعلیم یافتہ بنے بیٹھے ہیں۔ میں اپنے اس معزز ایوان کی طرف سے ایک ایسی ہستی کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور سڑک کا نام Dr. Leitner کے نام پر تجویز کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے بہت سے انگریزوں کے نام صرف اس لئے مٹا دیئے کہ وہ انگریز تھے لیکن میں یہ بات

پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر ان کی دوائیوں کو کیوں استعمال کر رہے ہیں، ان کی ویکسین کو کیوں استعمال کر رہے ہیں پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں کیوں پڑھ رہے ہیں؟

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں بھی پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور آج ایک اور بات بھی میں یہاں پر بتا تا چلوں کہ محترمہ فاطمہ جناح کا فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ وہ بالک رام میڈیکل کالج تھا اور ہم نے یہ ظلم کیا کہ ہم نے یہ نام بدل دیئے۔ ہم نے ان لوگوں کو خراج تحسین پیش نہیں کیا جن کا یہاں پر بہت بڑا کردار ہے۔ سر گنگا رام ہسپتال کا نام بھی تبدیل کیا جا رہا تھا لیکن وہ کسی وجہ سے بچ گیا، لارنس گارڈن کا نام جناح گارڈن رکھنے کے بعد ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ لارنس برادرز جو چار بھائی تھے اور چاروں آئی سی ایس تھے۔ ایک سگے بھائی نے اپنے بھائی کو جا کر وائسرائے کو کہا تھا کہ یہ anti India ہے اور میں pro India ہوں، ایک نکال دو، آج کوئی مائی کا لال یہ بتائے ایک بھی ایسا ہے؟ اور اس نے اپنے ہاتھ سے مال روڈ کے درخت لگائے تھے لیکن ہم نے لارنس گارڈن کا نام جناح گارڈن رکھ دیا۔ میری استدعا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اس ملک کی کسمپرسی کی حالت میں خدمت کی، اس حالت میں ان کی خدمت کی جبکہ انگریزوں نے 1857 میں across the board مسلمان ملکیت توڑ دی تھی، اس شخص نے جو 1864 میں گورنمنٹ کالج کا پرنسپل بنا اور 1865 میں پنجاب یونیورسٹی کی بنیاد رکھ دی۔ میں اس کو salute کرتا ہوں، ایوان کا فیصلہ کچھ بھی ہو لیکن میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: مہربانی، میاں صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ ---

جناب سپیکر: میاں صاحب نے بھی ادھر سے oppose کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ شیخ صاحب نے اس قرارداد پر کافی لمبی بات کی ہے لیکن انہوں

نے آخر میں جو بات کی ہے، جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کا محترمہ فاطمہ جناح سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس انگریز نے یہ کالج بنایا تھا اس کو انہوں نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! وہ انگریز نہیں تھا بالک رام تھا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس بات کو چھوڑیں، یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے آپ میری بات سنیں۔ آپ کی بات پورے ایوان نے بڑے سکون کے ساتھ سنی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ فلاں نے کالج بنا دیا، فلاں نے یونیورسٹی بنانے میں کردار ادا کر دیا یہاں تک بھی کسی کا نام لیا کہ اس نے مال روڈ کے اوپر پودے لگائے تھے۔ مجھے یہ صرف ایک بات کا جواب دے دیں کہ یہ لوگ یہاں پر آئے کیوں تھے اور ان کو کس نے بلایا تھا؟ کیا اس برصغیر، جسے اس وقت سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا، کیا برصغیر کے لوگوں نے ان لوگوں کو وہاں سے بلایا تھا کہ آپ آئیں اور یہاں آکر مال روڈ پر درخت لگائیں اور اس ملک کی ہر چیز لوٹ کر اپنے ملک میں لے جائیں؟ کسی طور پر بھی آپ اپنے یعنی ان Heroes کو جن Heroes میں بلاشبہ محترمہ فاطمہ جناح کا نام سرفہرست ہے۔ آپ اپنے Heroes کو کسی طور پر بھی ان لوگوں کے سامنے undermined نہیں کر سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو اس وقت مجوزہ قانون ہے، اس کے مطابق کسی بھی سڑک، گلی یا کسی بھی جگہ کا نام رکھنے کے لئے یہ چیزیں موجود ہیں اگر شیخ صاحب کو ان کے اوپر اعتراض ہے یا اس میں کسی انگریز کو شامل کرنا چاہتے ہیں تو یہ اس میں amendment کروالیں۔

> "قوم کا بانی ہو یا ایسا شخص جس نے تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہو اور
> قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کیا ہو، ایسی قومی شخصیت جس کا کردار بے داغ ہو اور
> وہ حیات نہ ہو، ایسا ہیرو جس نے ملک کے تحفظ کے لئے جان قربان کر دی ہو،
> اسلامی تاریخ کی کوئی مشہور personality ہو، یا ایسا فرد جس نے اربن کونسل
> یعنی ہمارا جو بلدیاتی نظام ہے اس میں اس نے کوئی بہتر کردار ادا کیا ہو۔"

یہ وہ شرائط ہیں اور یہ محترم جو ہیں جن کے متعلق تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ Dr. Leitner جو ہیں 1840 کو Hungary میں پیدا ہوئے وہ ایک زبان دان اور معلم تھا اور 1864 میں وہ گورنمنٹ کالج لاہور کا پرنسپل رہا ہے۔ ٹھیک ہے وہ بھی ایک اچھا انسان ہوگا ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں لیکن اسے کسی

صورت بھی آپ برصغیر میں بسنے والی قوم جو ہے آزادی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی مسلم قوم کا ہیرو تصور نہیں کیا جا سکتا اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ اس قرارداد کو نامنظور کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بھی اسے oppose کیا تھا، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب والا! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اسے oppose نہیں کیا اس لئے آپ اس پر بات نہیں کر سکتیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب والا! میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی سٹوڈنٹ ہونے کی حیثیت سے اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ دوسروں کو اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف وہی بات کریں گے جنہوں نے oppose کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تو اپنی تقریر کر چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں وزیر قانون کی اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ برصغیر میں کس لئے آئے تھے، میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Dr. Leitner نے ہندوستان پر قبضہ نہیں کیا تھا بلکہ وہ شخص صرف یہاں پر تعلیم دینے آیا تھا، میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات کر چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے فاطمہ جناح کے بارے میں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ہم نے آپ کی بات سن لی ہے، بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: میں نے فاطمہ جناح کے بارے میں بات نہیں کی۔ بالک رام گنگارام کا بیٹا تھا اور اس کے نام پر کالج بنایا گیا تھا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ماشاء اللہ شیخ علاؤالدین صاحب بہت اچھی اچھی چیزیں ایوان کے اندر پیش کرتے رہتے ہیں پچھلے منگل کو ان کی طرف سے taxation کے حوالے سے جو قرارداد تھی وہ

بہت خوب تھی اور ایوان نے اسے متفقہ طور پر منظور کیا تھا لیکن running کے اندر کبھی کبھی ایسی چیزیں آ جاتی ہیں جو قابل اعتراض بھی ہوتی ہیں۔اس حوالے سے جو قرار داد پیش ہوئی اور جس طرح لاء منسٹر صاحب نے مؤقف پیش کیا ہے کہ اس کے لئے already ایک criteria lay down ہے میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح انگریزوں نے اس خطے پر قبضہ کیا اس کی ایک پوری ہسٹری ہے کہ انہوں نے یہاں پر کس طرح اپنے قدموں کو جمایا اور کتنا ظلم و ستم کیا پھر یہاں کس طرح آزادی کی تحاریک چلیں اور کس طرح انہوں نے ان کو کچلا۔ ظاہر ہے اپنے قبضے کو برقرار رکھنے کے لئے اس طرح کے کام کرنے والے لوگ سارے کے سارے تو خراب نہیں اور اس حوالے سے کچھ اس طرح کے کام ہو جاتے ہیں لہذا اس ساری بات کو، سارے پس منظر کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے صرف ایک خاص پس منظر کو سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔آپ اس وقت دیکھ لیں کہ پوری امت مسلمہ پریشانی کا شکار ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ رخسانہ کوکب ایوان میں واپس تشریف لائیں)

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے تو آپ کو پانچ منٹ کے لئے کہا تھا آدھ گھنٹے کے لئے تو نہیں کہا تھا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس وقت پوری امت مسلمہ پریشانیوں کا شکار ہے، مصر کے اندر، فلسطین کے اندر، برما کے اندر، بنگلہ دیش کے اندر، کشمیر کے اندر۔ کشمیر کا سارا مسئلہ انگریز کی باقیات ہے جسے برصغیر کی عوام بھگت رہے ہیں اور دونوں طرف ایک لمبی فوج رکھنے کی ضرورت ہے اور ان پر اخراجات ہیں۔ یہ سارا فساد یہاں پر انگریز چھوڑ کر گئے تھے اس لئے یہ ساری باتیں بھی پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ میں اس میں یہ suggest کرتا ہوں کہ آزادی کی تحریک کے نامور ہیرو ٹیپو سلطان تھے جنہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا لہذا میں اس میں amendment چاہتا ہوں کہ اس روڈ کا نام ٹیپو سلطان شہید روڈ رکھا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے oppose کیا ہے؟ ملک صاحب! آپ نے oppose نہیں کیا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے oppose نہیں کیا بلکہ میں تو support کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی support کا پتا چل گیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! محرک نے اس پر بات کر لی اس کے بعد لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کر لی۔ میری گزارش ہے کہ board explanatory for ایک law کا ذکر کریں۔ لاء منسٹر صاحب نے جو law کا ذکر کیا ہے کیا اس کا اطلاق صرف اس period تک ہوتا ہے کہ اگر قیام پاکستان سے پہلے کسی نے اچھی urban services دی ہوں، کسی نے ایجوکیشن میں کام کیا ہو تو اس حد تک دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ کی بات آ گئی ہے۔ جی، محترمہ! آپ نے oppose کیا تھا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، میں نے oppose کیا تھا -

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے بھی oppose کیا تھا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا تھا لیکن رانا صاحب نے بات کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب اس ایوان کا ایک بہت اہم حصہ ہیں معزز ممبر ہیں اور ہم نے ہمیشہ appreciate کیا کہ ابھی تک ایوان کی جتنی بھی کارروائی ہے اس میں انہوں نے حکومتی ممبر ہونے کے باوجود ہمیشہ ایک positive role ادا کیا اور ان کی اس contribution کو ہم سب کو appreciate کرنا چاہئے لیکن آج اس قرارداد کو oppose کرنے کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ایک procedure موجود ہے آپ کی حکومت ہے آپ کے پاس کمشنرز اور ڈی سی اوز موجود ہیں، لاہور کی تمام بڑی اہم شاہراہوں کے جو پرانے familiar نام ہیں حکومت نے انہیں تبدیل کر کے ہر پُل اور ہر سڑک کا ایک نیا نام رکھ دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب already procedure موجود ہے تو پھر ایوان میں اس طرح کی قرارداد لانے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع کچہری لاہور سے نیلا گنبد تک واقع کچہری روڈ کا نام تبدیل کر کے Leitner Road کر دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ملک احمد خان کی بات کا تو جواب لے لیتے۔

جناب سپیکر: اب آپ اس پر کوئی بات نہیں کر سکتے۔ دوسری قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے پانچ سال تک کے بچوں کے لئے ویکسین لازمی قرار دینا

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے پانچ برس تک کے ہر بچے کی ویکسینیشن لازمی قرار دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے پانچ برس تک کے ہر بچے کی ویکسینیشن لازمی قرار دی جائے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کے لئے پانچ برس تک کے ہر بچے کی ویکسینیشن لازمی قرار دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کی ہے۔ محترمہ قرارداد پیش کریں۔

وفاقی حکومت سے ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی بلدیاتی انتخابات کروانے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں کے رہائشی افراد بھی اپنے بلدیاتی نمائندے منتخب کر کے بلدیاتی نظام کے فوائد حاصل کر سکیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں کے رہائشی افراد بھی اپنے بلدیاتی نمائندے منتخب کر کے بلدیاتی نظام کے فوائد حاصل کر سکیں۔"

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی oppose کر لیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ (قہقہے)

محترمہ! اپنی قرارداد کے حق میں بات کریں۔ میرے خیال میں وہ بیٹھ گئے ہیں اور oppose نہیں کرتے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات ملک کے تمام کنٹونمنٹ ایریاز میں بھی کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں کے رہائشی افراد بھی اپنے بلدیاتی نمائندے منتخب کر کے بلدیاتی نظام کے فوائد حاصل کر سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ تحسین فواد صاحبہ کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبہ کے تمام گداگروں کو Beggars Home میں رکھنے کا مطالبہ

محترمہ تحسین فواد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گداگری کی لعنت پر قابو پانے کے لئے تمام گداگروں کو Beggars Home میں رکھا جائے تاکہ انہیں تعلیم و تربیت دے کر معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گداگری کی لعنت پر قابو پانے کے لئے تمام گداگروں کو Beggars Home میں رکھا جائے تاکہ انہیں تعلیم و تربیت دے کر معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جاسکے۔"

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے oppose کر دیا ہے۔ آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! ہر جگہ فقیروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے، خواجہ سراؤں نے بھی مانگنا شروع کر دیا ہے اور ان کی دیکھا دیکھی مرد خواجہ سراؤں کا رُوپ دھار رہے ہیں۔ اسی طرح نوجوان لڑکیاں بھی مانگتی ہیں۔ میں نے خود کئی بار دیکھا ہے کہ نوجوان لڑکیاں مانگ رہی ہوتی ہیں۔ گاڑی اشارے پر رُکتی ہے تو نوجوان لڑکیاں، فقیر یا خواجہ سرا مانگنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ میں نے معاشرے کے ان لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے یہ قرارداد پیش کی ہے اور اس میں کوئی امر مانع نہیں لہذا اس قرارداد کو منظور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، محترم صدیق صاحب!

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے باقی حصے کو oppose نہیں کرتا لیکن انہوں نے اس میں جو "Beggars Home" کا نام recommend کیا ہے اس کی میں مخالفت کرتا ہوں۔ میں Beggars Home کی opposition کرتا ہوں اور کہوں گا کہ اس کو کوئی اور نام دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: تو آپ کوئی اچھا سا نام تجویز کر دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس کو Beggars Home کی جگہ Shelter Home لکھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا اس میں Beggars Home کی جگہ Shelter Home کر دیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تجویز پہلے ہی زیر غور ہے اور اس سلسلے میں ایدھی ویلفیئر آرگنائزیشن کافی بہتر کام کر رہی ہے۔ یہ سکیم حکومت اور محکمہ کے زیر غور ہے کہ اس طرح کے houses بنائے جائیں تاکہ اس لعنت سے معاشرے کو چھٹکارا حاصل ہو سکے۔

جناب سپیکر: تو اس کا نام کیا رکھا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر Beggars Home کی بجائے کوئی دوسرا بہتر نام تجویز فرماتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کے نام کو تبدیل کر دیا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس کا نام Rehabilitation Centre رکھا جائے۔

جناب سپیکر: فی الحال Shelter Home کی بات چل رہی ہے اور میرے خیال میں Shelter Home ٹھیک ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جی، ہاں یہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گداگری کی لعنت پر قابو پانے کے لئے تمام گداگروں کو Shelter Home میں رکھا جائے تاکہ انہیں تعلیم و تربیت دے کر معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج کی قراردادیں مکمل ہو چکی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اے آر وائی نیوز کے خلاف جو مقدمات دہشت گردی ایکٹ کے تحت درج ہوئے ہیں اس کے اوپر ہم ایک قرارداد لانا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کل جب قرارداد کا وقت آئے گا تو آپ ضرور لائیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل مورخہ 28۔اگست 2013 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔